مُسلسل اِشاعت کے 62 سال

شمارہ: 2 جلد: 29

فروری 2025 شعبان المعظم ۱۴۴۶

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

خلفاء راشدین اور اہل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے باہمی تعلقات

استقبالِ رمضان... عظیم الشان مہینہ آرہا ہے

مدارس رجسٹریشن اور سوسائٹی ریکٹ

قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل کی فیصلہ کن گولہ باری

www.laulak.info, www.amtkn.com, www.emaktaba.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۲ جلد: ۲۹

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

خلفاء راشدین اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

جلوہ گاہ محمد ﷺ (منظوم)	مولانا جمیل احمد	05
حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت کا بیان	مفتی محمد حسن لاہور	06
جرنیل اسلام......سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما	مفتی محمد وقاص رفیع	07
قرآن فصحائے عرب کی مجلس میں	مولانا مطلوب الرحمٰن	10
استقبال رمضان......عظیم الشان مہینہ آرہا ہے	مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ	14
جامع بخاری تاریخ کی روشنی میں	مرزا احسن رضا رام پوری	17
صبح شام مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	24
مدارس کی رجسٹریشن اور سوسائٹی ایکٹ	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	26

شخصیات

آہ! جناب غلام یٰسین صاحب چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	30
معروف نعت خواں طاہر بلال چشتی	// //	32
مولانا پروفیسر مفتی آصف محمود ایبٹ آباد	جناب الفت قریشی	34

ردقادیانیت

مرزائیوں کی غداریاں	مولانا عبداللطیف جہلمی رحمۃ اللہ علیہ	36
قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل کی فیصلہ کن گولہ باری	ابوعبیدہ نظام الدین بی اے	40

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا عتیق الرحمن سیف	48
جماعتی سرگرمیاں	مولانا محمد وسیم اسلم	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

’’خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات‘‘

۱...... اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے ترجمان رسالہ ’’ماہنامہ لولاک ملتان‘‘ اور ’’ہفت روزہ ختم نبوت کراچی‘‘ کا کوئی شمارہ حضرات صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے مقدس تذکرہ سے خالی نہیں ہوتا۔

۲...... مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ کی پون صدی قبل کی نایاب کتاب ’’سیرۃ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا‘‘ کو تلاش کر کے پچاس ہزار سے زیادہ مقدار میں شائع کر کے غلامیٔ اہل بیت رضی اللہ عنہم کا فریضہ ادا کیا گیا۔

۳...... اب ’’مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام‘‘ کو سترہ جلدوں کے سیٹ کی شکل میں شائع کر کے سیرت خاتم الانبیاء علیہم السلام کے پھریرے علم کی دنیا میں بلند کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

۴...... چھٹی صدی ہجری کی معروف عبقری علمی شخصیت علامہ جار اللہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔آپ نے معروف زمانہ ’’تفسیر الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل‘‘ لکھی تھی۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی گراں قدر علمی تصانیف تھیں، جن سے دنیائے علم وفضل نے انتفاع کیا۔ ان میں سے ایک کتاب ’’المختصر من کتاب الموافقۃ بین اھل البیت والصحابۃ‘‘ ہے۔

اس کتاب میں آپ نے حضرات اہل بیت عظام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین باہمی تعلقات کے واقعات وروایات کو یکجا کر کے علمی دنیا میں ایک وقیع کارنامہ انجام دیا۔

تبلیغی جماعت کے بانی اور حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی کے پوتے اور تبلیغی جماعت کے دوسرے امیر مولانا محمد یوسف کاندھلوی کے صاحبزادہ مبلغ اسلام مولانا احتشام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہم نے ’’الموافقۃ اھل البیت والصحابۃ لزمخشریؒ کا اردو ترجمہ ’’خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام کے باہمی تعلقات‘‘ کے نام سے ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء میں کیا اور انڈیا سے یہ کتاب شائع ہوئی۔ قصور کے عالم دین مولانا محمد طفیل رشیدی کو یہ کتاب مولانا ظفر احمد قادری واہگہ باڈر لاہور والوں کے ہاں سے

دستیاب ہوئی۔ مولانا محمد طفیل رشیدی نے حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہ کے مشورہ سے اس کا پاکستان سے پہلا ایڈیشن ۱۹۷۸ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد یہ کتاب عرصہ پینتالیس سال سے پاکستان میں عنقاء رہی۔

اب گزشتہ ہفتہ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بتایا کہ کسی دوست نے سو رِم سے زیادہ کاغذ مجلس کو زکوٰۃ فنڈ میں دیا ہے۔ اس کا کیا کرنا ہے؟ ساتھ ہی فوری تجویز بھی دی کہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کی رائے مبارک ہے کہ مؤرخ اسلام حضرت مولانا علی میاں ندوی کی کتاب ''قادیانیت'' تین ہزار شائع کر کے پڑھے لکھے حلقہ میں تقسیم کر دی جائے۔ اس کاغذ کی تملیک کے بعد یہ کتاب چھپ جائے۔ پرنٹنگ وغیرہ کے اخراجات مجلس ادا کرے اور کتاب سرکاری افسران کے حلقہ میں فری تقسیم کر دی جائے۔ اس کے بعد جو کاغذ بچ جائے تو اس کے متعلق فقیر نے عرض کیا علامہ زمخشری کی یہ کتاب ''**الموافقة اهل البيت والصحابة لزمخشری**'' کا اردو ترجمہ مولانا احتشام الحسن کاندھلوی والا ''خلفائے راشدین اور اہل بیت کرام کے باہمی تعلقات'' کو بقیہ کاغذ سے ہزاروں کی تعداد میں شائع کر دیا جائے۔ مثلاً ایک کتاب پر سو روپیہ خرچ آتا ہے، تو کاغذ کے پچاس روپے نکال کے پرنٹنگ، بائنڈنگ اور ٹائٹل کا خرچہ پچاس روپے لگا کر سو روپیہ کی کتاب پچاس روپیہ میں نکال کر طباعت کا خرچہ مجلس کو واپس مل جائے اور کاغذ فری میں ملا ہے اس کی کتاب عوام میں تقسیم کر کے یہ نیکی کر لی جائے۔ مولانا ثانی صاحب نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔

برادر عزیز مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے اس کی کمپوزنگ شروع کی اور مولانا محمد وسیم اسلم صاحب نے اس کی تخریج کا کام اپنے ذمہ لیا اور یوں یہ کتاب مجلس کو شائع کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق سے نوازا۔

مبلغ اسلام مولانا احتشام الحسن کاندھلوی نے ترجمہ شائع کرتے ہوئے اس کی تخریج نہ کر سکنے پر اپنے تأسف کا اظہار کیا تھا۔

لیجئے! اس ایڈیشن میں تخریج کی سعادت سے اللہ تعالیٰ نے مجلس کو نواز دیا ہے۔

کتاب کتنی اہم ہے اس کے عنوانات پر نظر دوڑائیں اور اس کے شکریہ میں اللہ رب العزت کے حضور ہمارے سر جھک جانے چاہئیں۔ قدرت حق تعالیٰ نے ناصبی، رافضی، خارجی توہمات والزامات کو کس طرح زائل کرنے کا سامان کر دیا ہے۔ اہل بیت عظام وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں ''**رحماء بینهم**'' تھے۔ اس قرآنی حقیقت کو واقعات کی روشنی میں باحوالہ پڑھئے۔

لیجئے! ہم نے ''ماہنامہ لولاک'' میں بھی اس کو قسط وار شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ جو ہوا یا جو ہوگا وہ سب توفیق ایزدی کا صدقہ ہے۔ آئندہ ماہ سے ماہنامہ لولاک میں اس کو قسط وار ملاحظہ بھی فرمائیں گے۔

جلوہ گاہ محمد ﷺ

مولانا جمیل احمد

وہ صدیقؓ وہ جلوہ گاہ محمدؐ ۔۔۔ وہ فاروقؓ وہ عز و جاہ محمدؐ
وہ عثمانؓ وہ شمع بزم رسالت ۔۔۔ وہ حیدرؓ وہ نور نگاہ محمدؐ
وہ خاتونؓ جنت وہ مصباح ایماں ۔۔۔ وہ حسنینؓ وہ مہر و ماہ محمدؐ
وہ حضرت کی زوجہ جناب خدیجہؓ ۔۔۔ وہ غم خوار وہ خیر خواہ محمدؐ
وہ صدیقہؓ پاک روح شریعت ۔۔۔ وہ تنویر شام و پگاہ محمدؐ
وہ جس کا حرم رشک فردوس اعلیٰ ۔۔۔ کہ اب تک ہے آرام گاہ محمدؐ
وہ حمزہؓ وہ جعفرؓ زبیرؓ اور طلحہؓ ۔۔۔ وہ سب جاں نثاران راہ محمدؐ
سعیدؓ عبدالرحمنؓ و سلمانؓ و مصعبؓ ۔۔۔ اسیران زلف سیاہ محمدؐ
وہ خالدؓ وہ سعدؓ اور وہ ابوعبیدہؓ ۔۔۔ وہ عمروؓ ابن عاص وہ سپاہ محمدؐ
بلالؓ و اسامہؓ ابوذر غفاریؓ ۔۔۔ انسؓ عارف خانقاہ محمدؐ
معاذؓ و ابو موسیٰؓ و ابوہریرہؓ ۔۔۔ وہ سب فاضل درسگاہ محمدؐ
وہ ملبوس رحمت رداء مبارک ۔۔۔ وہ تاج شفاعت کلاہ محمدؐ
وہ خلق عظیم آپ کا اللہ اللہ ۔۔۔ عدو ڈھونڈتے تھے پناہ محمدؐ
وہ جھوٹے خداوؤں کا نابود ہونا ۔۔۔ وہ آوازۂ لا الہ محمدؐ
وہ صد رشک کوثر وہ زمزم کا پانی ۔۔۔ وہ ماء مقدس وہ چاہ محمدؐ
وہ طٰہٰ وہ یٰسین کی مدح خوانی ۔۔۔ وہ معراج وہ پائے گاہ محمدؐ
کرے کیوں نہ تصدیق سارا زمانہ ۔۔۔ خدا جب کہ خود ہے گواہ محمدؐ

جمیل آج تک جن سے روشن ہے عالم
ہیں سب خادم بارگاہ محمدؐ

حضور اقدس ﷺ کی مہر نبوت کا بیان

مولانا مفتی محمد حسن لاہور

مہر نبوت حضور اقدس ﷺ کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی جیسا کہ فتح الباری فی بواسطہ یعقوب بن حسن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے اور حضور اقدس ﷺ کی وفات میں جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شک ہوا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مہر نبوت کے نہ ہونے سے وصال پر استدلال کیا کہ اس وقت وہ نہیں رہی تھی۔ چنانچہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ کو مفصل نقل کیا ہے۔ اس میں اختلاف ہے کہ اس مہر نبوت پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں۔ ابن حبان وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس پر (محمد رسول اللہ) لکھا ہوا تھا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر (سر فانت المنصور) لکھا ہوا تھا، جس کا ترجمہ یہ ہی کہ تم جہاں چاہے جاؤ تمہاری مدد کی جائے گی۔ بعض اکابر کی رائے یہ تھی کہ یہ روایتیں ثبوت کے درجہ کو نہیں پہنچی ہیں۔ سائب بن یزید کہتے ہیں کہ مجھ کو میری خالہ حضور اقدس ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ یہ میرا بھانجہ بیمار ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی (بعض علماء کے نزدیک حضور اقدس ﷺ کا سر پر ہاتھ مبارک پھیرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے سر میں کوئی تکلیف تھی۔ لیکن بندہ ضعیف کے نزدیک اچھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا اُن کے سر پر ہاتھ مبارک کا پھیرنا شفقت کے لئے تھا اس لئے کہ سن دو ہجری میں ان کی ولادت ہے تو حضور ﷺ کے وصال کے وقت بھی ان کی عمر آٹھ نو سال سے زائد کی نہیں تھی اس لئے یہ ہاتھ مبارک پھیرنا شفقت کا تھا جیسے کہ بزرگوں کا معمول ہوتا ہے اور علاج کے لئے حضور اقدس سلام نے وضو کا پانی پلوایا، جیسا کہ آگے آتا ہے یا کوئی اور تجویز فرمائی، بالخصوص جب کہ بخاری شریف کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پاؤں میں کوئی تکلیف تھی۔

حضور اکرم ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے حضور اقدس ﷺ کے وضو کا پانی پیا۔ (حضور اقدس ﷺ کا یہ وضو ممکن ہے کہ اپنی کسی غرض سے ہو لیکن ظاہر یہ ہے کہ ان کی دوا اور پانی پلانے ہی کی غرض سے حضور ﷺ نے وضو فرمایا) میں اتفاقاً یا قصداً حضور ﷺ کے پس پشت کھڑا ہوا تو میں نے مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی۔ (جو کبوتر کے بیضہ کی برابر بیضوی شکل میں اس پردہ میں لگی ہوئی ہوتی ہے جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے۔ اس لفظ کے ترجمہ میں مختلف راوی ہیں، جس کا میں نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اور طرح سے ترجمہ فرمایا ہے۔ لیکن امام نووی رحمۃ اللہ علیہ جو مسلم شریف کے مشہور شارح ہیں انہوں نے ان ہی معنی کو ترجیح دی ہے۔

جرنیل اسلام ...... سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما

مفتی محمد وقاص رفیع

نام ونسب: آپ کا نام نامی اسم گرامی معاویہ، کنیت ابوعبدالرحمن، والد کا نام ابوسفیان، دادا کا نام حرب اور والدہ کا نام ہند ہے۔ حافظ ابن حزم نے والد کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب یوں تحریر فرمایا ہے:
”معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی ...... الخ!“

ولادت باسعادت: حضرت معاویہ کی ولادت بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل ۶۰۸ء میں ہوئی۔ ماں باپ نے اس وقت کے عرب کے دستور کے مطابق مختلف علوم وفنون سے آپ کو آراستہ کیا اور آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

حلقہ بگوش اسلام: مشہور قول کے مطابق ویسے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے بعد ۷ھ میں عمرۃ القضاء سے پہلے ہی ایمان لے آئے تھے، لیکن کچھ والدہ کے ڈر اور کچھ دیگر معقول اعذار کی بناء پر آپ نے اپنا قبول اسلام مخفی رکھا۔ پھر عین فتح مکہ کے موقع پر اپنے والد بزرگوار حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہم راہ واشگاف الفاظ میں آپ نے اپنے اسلام لانے کا اعلان کیا۔

حسن صورت اور حسن سیرت: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو قدرت الٰہیہ نے جہاں ظاہری حسن صورت کے لحاظ سے گلابی رنگ، کتابی چہرہ، سروقد جاذب نظر اور پرکشش بانکپن جیسی خوبصورت شکل ووجاہت سے نواز رکھا تھا تو وہیں حسن سیرت کے لحاظ سے بھی آپ کو اپنی خشیت وللّٰہیت، اطاعت پیمبری ﷺ، حلم وبردباری، عفوودرگزر، عمدگی اخلاق، بلندی کردار، فقرواستغناء، عاجزی وانکساری، ظرافت طبع اور سادگی جیسی عمدہ صفات اور اعلیٰ صلاحیتوں سے بھی وافر حصہ عطاء فرمارکھا تھا۔

خدمت نبوی ﷺ اور کتابت وحی: چونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ”کتابت وحی“ ایک نازک ترین مگر عظیم ترین کام تھا اور اس کے لئے جس احساس ذمہ داری، امانت داری ودیانت داری اور جس علم وفہم کی ضرورت تھی وہ تمام باتیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں بہ وجہ اتم موجود تھیں۔ اس لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حلقہ بگوش اسلام ہو جانے کے بعد حضور اقدس ﷺ کی نظر دورشناس نے آپ کی علمی پختگی اور علمی شیفتگی کو فوراً بھانپ لیا اور آپ کو ”وحی“ جیسے نازک مگر عظیم کام پر مامور فرمادیا۔ جسے نہایت عمدگی اور بہتر انداز میں آپ انجام دیتے رہے۔ تاآنکہ آپ کا شمار کاتبین وحی کے کبار اور جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہونے لگا۔

چنانچہ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق کتابت وحی کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سب سے زیادہ رہنے کا شرف پہلے نمبر پر اگر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے تو دوسرے نمبر پر بلا شرکت غیرے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔

علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ نے اپنے باہر اور دور دراز سے آنے والے مہمانوں کی خاطر مدارات اور ان کے قیام وطعام کا انتظام واہتمام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کے سپرد فرما رکھا تھا اور مکہ مکرمہ سے آجانے کے بعد تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مستقل طور پر اپنے آپ کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

مختلف غزوات میں شرکت: مکہ مکرمہ سے آجانے کے بعد آپ مستقل طور پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہنے لگ گئے تھے اور تمام غزوات بالخصوص غزوہ حنین، غزوہ طائف، غزوہ یمامہ اور چھوٹی بڑی کئی گشتی اور جنگی مہموں میں شرکت فرمائی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی نظر میں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری، کتابت وحی، امانت ودیانت داری اور دیگر صفات محمودہ سے متاثر ہو کر حضور نبی پاک ﷺ نے متعدد بار کئی مواقع پر آپ کے حق میں دعائیں فرمائیں۔

چنانچہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ”اللّٰھم اجعله هادیا مهدیا واهد بهٖ“ اے اللہ! معاویہ کو (لوگوں کے لئے) ”ہادی“ (سیدھا راستہ دکھانے والا) اور ”مہدی“ (ہدایت یافتہ) بنا دیجئے اور اس کے ذریعہ دوسرے لوگوں کو بھی ہدایت عطاء فرما دیجئے۔

ایک دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا: ”اللّٰھم علّم معاویة الکتاب والحساب وقه العذاب“ اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو حساب اور کتاب کا علم سکھلا دیجئے اور اسے (جہنم کے) عذاب سے بچا دیجئے۔

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ”اللّٰھم املاه علماً“ اے اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کا سینہ (علم وحکمت سے) بھر دیجئے۔

فتوحات معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر: ۹ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ”قیساریہ“ کو فتح کیا۔ ۲۷ھ میں بحری بیڑہ لے کر ”قبرص“ کی جانب بڑھے اور تاریخ اسلام کی پہلی بحری جنگ لڑی۔ ۲۸ھ میں قبرص کا عظیم الشان جزیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔ ۳۲ھ میں آپ نے ”قسطنطنیہ“ کے قریبی علاقوں میں جہاد جاری رکھا۔ ۳۳ھ میں ”افرنطہ، ملطیہ اور روم“ کے کچھ قلعے فتح کئے۔ ۳۵ھ میں آپ کی قیادت میں ”غزوہ ذی خشب“ پیش آیا۔ ۴۲ھ میں ”غزوہ سجستان“ پیش آیا اور ”سندھ“ کا کچھ حصہ مسلمانوں کے زیر نگین آیا۔

۴۳ھ میں ”سوڈان“ کا ملک فتح ہوا اور ”سجستان“ کا مزید علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ ۴۴ھ میں ”افغانستان“ کا مشہور شہر ”کابل“ فتح ہوا اور مسلمان ”ہندوستان“ میں ”قندابیل“ کے مقام تک پہنچ گئے۔ ۴۵ھ میں ”افریقہ“ پر لشکرکشی کی گئی اور ایک بڑا حصہ مسلمانوں کے زیرنگین آیا۔ ۴۷ھ میں ”افریقہ“ کے مزید علاقوں میں غزوات جاری رہے۔ ۵۰، ۵۱ھ میں ”غزوہ قسطنطنیہ“ پیش آیا۔ جہاں پہلی بار مسلمانوں نے حملہ کیا تھا اور ۵۶ھ میں ”غزوہ سمرقند“ پیش آیا۔

وفات حسرت آیات: ۶۰ھ میں جب کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی عمرعزیز کی اٹھترویں بہار سے گزر رہے تھے تو اچانک ایک دن آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی اور پھر آئے دن خراب تر ہوتی چلی گئی۔ تا آنکہ دمشق کے مقام پر مورخہ ۲۲ رجب المرجب ۶۰ھ میں اسی مرض کی حالت میں آپ نے ”داعی اجل“ کو لبیک کہا اور اس طرح علم وحلم، زہدوتقویٰ اور تدبروسیاست کا یہ آفتاب جہان تاب اور ماہتاب عالم تاب عالم دنیا کے افق میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔ (حضرت امیر معاویہ اور عبارات اکابر)

ختم نبوت کورسز پتوکی

مجلس تحفظ ختم نبوت پتوکی کے زیراہتمام پانچ ایک روزہ ختم نبوت کورسز منعقد ہوئے:

پہلا کورس: ۲۰ دسمبر ۲۰۲۴ء گاؤں کھڈیاں کوٹ ملخاں پتوکی میں زیرنگرانی مولانا خلیل احمد اور مولانا خورشید احمد بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں ۱۰۰/افراد نے شرکت کی۔ دوسرا کورس: اسی روز مسجد امیر معاویہ میں زیرنگرانی قاری یونس محمود بعد نماز عشاء منعقد ہوا، جس میں ۲۵۰ شرکاء نے شرکت کی۔ تیسرا کورس: ۲۱ دسمبر کو پتوکی کے نواحی گاؤں نالے والا میں بعد نماز ظہر تا عصر منعقد ہوا۔ جس میں ۱۵۰/افراد نے شرکت کی۔ چوتھا کورس: گاؤں باوا چک پتوکی میں ۲۱ دسمبر بعد نماز مغرب تا عشاء منعقد ہوا۔ جس میں چالیس افراد شریک ہوئے۔ پانچواں کورس: پتوکی کے نواحی گاؤں راڑے باٹھ میں مولانا افضال اور مولانا شاہد کی نگرانی میں عشاء کے بعد منعقد ہوا، جس میں ۱۵۰/ نے شرکت کی۔

تمام کورسز میں مولانا سمیع اللہ مبلغ لاہور نے پروجیکٹر کے ذریعہ اسباق پڑھائے، مولانا عبدالعزیز نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بیانات اور مہمان خصوصی مولانا غلام رسول دین پوری چناب نگر نے تفصیلی لیکچرز ارشاد فرمائے۔ رابطہ کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت پتوکی کے اراکین مفتی عاطف محمود، مولانا محمد عبداللہ انور، مولانا قاری محمد اسلم ڈوگر، مولانا قاری محمد اشرف شاکر، مولانا قاری محمد عاشق تبسم حضرات اکابرین کے ساتھ رہے۔

قرآن فصحائے عرب کی مجلس میں

مولانا مطلوب الرحمٰن

چھٹی صدی عیسوی بھی تاریخ عرب کی ایک یادگار صدی ہے۔ ریگزار عرب میں فصاحت وبلاغت کا سیلاب امنڈ رہا ہے۔ عکاز اور ذالمجنہ کے بازار مشاعروں اور تقریروں کا مرکز بن کر رہ گئے ہیں۔ جہاں قصیدوں اور نظموں کی گونج اور تقریروں کی گرج سے ایک شور برپا ہے اور تلوار کے یہ دھنی قلم کو بھی صرف اپنی ہی ملکیت سمجھ رہے ہیں۔ گویائی صرف انہیں کا حق ہے اور ساری دنیا ان کے سامنے گونگی (عجم) اور بے زبان ہے۔ بچہ بچہ کے دماغ میں فصاحت وبلاغت کا سودا سمایا ہوا ہے کہ یکا یک قریش کے ایک امی نوجوان (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) نے حرا کی گھاٹیوں سے نکل کر پیغام الٰہی سنایا جس کے سامنے بڑے بڑے سرپرغرور جھک گئے۔ تیز وطرار زبانیں رک گئیں۔ عکاظ اور ذالمجنہ کے بازاروں میں گرد اڑنے لگی۔ فصحائے عرب نے بڑھ بڑھ کر باب کعبہ سے اپنے اپنے قصیدے اتارنے شروع کئے اور ہر شخص کی نظریں اس صفحہ قرطاس پر جم کر رہ گئیں، جس پر اللہ کا کلام یوں رقم تھا۔

”انا اعطیناك الكوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر(الکوثر)“ ہم نے آپ کو کوثر عطاء کیا۔ پس نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔ آپ کے دشمن ہی اصل میں ابتر (دم بریدہ) ہیں۔

پھر اس کلام کی تاثیر صرف یہی نہیں رہی کہ اس نے اہل عرب کے زبان وقلم کو روک دیا بلکہ ان کے اندر ایک روحانی انقلاب بھی پیدا کر ڈالا۔ ان کی گردنیں معبودان باطل کو چوکھٹوں سے اٹھا کر بارگاہ رب ذوالجلال پر جھکا دیں اور یہ ایک ایسا انقلاب تھا جو رفتہ رفتہ ان کے اندر اپنا اثر دکھاتا رہا۔ سرداران قریش اور روسائے عرب حیرت میں تھے کہ آخر اپنی اس بگڑی ہوئی ساکھ کو کیونکر سنبھالیں کہ عتبہ ابن ربیعہ ایک دن بزم قریش میں بیٹھے بیٹھے اپنے ہم جلیسوں سے مشورہ کرنے لگے۔

”الا اقوم الی هذا فاعرض علیه امورًا لعله ان یقبل منا بعضها ویکف عنا یا ابا الولید“ اے دوستو! تمہاری کیا رائے ہے میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ محمد ﷺ کے پاس جا کر ان کے سامنے کچھ ایسے جاذب توجہ شرائط اور معاملات پیش کروں کہ وہ انہیں قبول کر کے اس تبلیغ سے رک جائیں جو انہوں نے شروع کر رکھی ہے۔ عتبہ ابن ربیعہ کے ہم جلیس یک زبان ہو کر بول اٹھے۔ ہاں ہاں! ضرور اے ابوالولید ضرور۔

عتبہ بن ربیعہ محفل قریش سے اٹھ کر مسجد میں آئے۔ یہاں سرور دو عالم ﷺ یکہ وتنہا تشریف فرما تھے۔ آپ ہی کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور سرور دو عالم ﷺ کی خدمت میں کچھ مال ومتاع کے پیش کرنے کا ذکر کیا۔ آپ عتبہ کی پوری گفتگو خاموشی اور سکوت کے ساتھ سنتے رہے۔ جب عتبہ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو سرور دو عالم ﷺ یوں گویا ہوئے: "افرغت یا اباالولید" اے ابوالولید تمہیں جو کچھ کہنا ہے کہہ چکے؟

عتبہ نے کہا: "نعم" ہاں! سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: "فاسمع منی" اچھا تو اب میری بھی سنو۔ عتبہ نے کہا: "افعل" فرمائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر "حٰم تنزیل من الرحمٰن الرحیم" پڑھنا شروع کیا اور سجدہ تک پڑھتے چلے گئے۔ اس وقت عتبہ پر سکتہ کا عالم تھا۔ زبان خاموش تھی اور دل پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ قرأت قرآن سے فارغ ہوئے تو عتبہ سے سوال فرمایا: "سمعت یا اباالولید" کہو اے ابوالولید سنا؟

عتبہ نے جواب دیا: "سمعت فانت وذاک" جی ہاں سنا آپ ہی کا حق ہے۔

یہاں سے عتبہ دل پر چوٹ کھا کر اٹھے اور بزم قریش کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں ہر شخص ان کے لئے ہمہ تن انتظار تھا۔ لوگوں نے دور سے عتبہ کو آتے دیکھا تو چہروں پر پژمردگی دوڑ گئی اور ایک دوسرے سے قسم کھا کر کہنے لگے۔ "لقد جاء کم ابوالولید بغیر الوجہ الذی ذھب بہ" ابوالولید کا چہرہ ویسا خوش وخرم نہیں ہے، جیسا یہاں سے جاتے وقت تھا۔

جب عتبہ آرام سے بیٹھ گئے تو لوگوں نے پوچھنا شروع کیا۔ "ماورائك یا اباالولید" کہو کیا گزری اے ابوالولید۔

عتبہ نے جواب دیا: "واللہ قد سمعت قولاً ما سمعت بمثلہ قط واللہ ما ھو بالشعر و بالسحر ولا بالکھانۃ یا معشر قریش اطیعونی خلوا بین ھٰذا الرجل بین ما ھو فیہ ف لیکونن لقولہ الذی سمعت بناء" خدا کی قسم میں نے وہ کلام سنا ہے کہ اس سے پہلے میں نے ایسا کلام کبھی نہیں سنا تھا۔ پھر خدا کی قسم نہ تو وہ شعر ہے نہ کہانت ہے، نہ سحر ہے۔ اے اہل قریش میری بات مانو اور اس شخص کے راستے میں حائل نہ ہو۔ خدا کی قسم میں نے جو کلام سنا ہے اس کی عظمت بڑھ کر رہے گی۔

ولید بن مغیرہ قریش کے مشہور ادیب، شاعر اور سحر بیان مقرر تھے۔ ان کی فصاحت وبلاغت کی سارے ملک میں دھوم مچی ہوئی تھی۔ انہیں جب معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ایک ایسا کلام سناتے ہیں جس

سے بڑے بڑے فصیح وبلیغ گونگے ہوکر رہ جاتے ہیں تو اس کلام کے سننے کے اشتیاق میں وہ بھی دربار رسالت میں آکر حاضر ہوئے اور سرور دوعالم ﷺ سے خواہش ظاہر کی کہ کچھ سنائیں۔ سرور دوعالم ﷺ نے پڑھنا شروع کیا۔ ’’ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتآء ذی القربٰی‘‘ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف نیکوکاری اور قرابت مندی کو ان کا حق دینے کا حکم فرماتے ہیں۔ اور آخر آیت تک پڑھتے چلے گئے۔ ولید بن مغیرہ ہمہ تن گوش تھے۔ رسول اللہ ﷺ آیت ختم کر کے رک گئے۔ ولید بن مغیرہ نے بے تاب ہوکر عرض کیا: ’’اعد‘‘ ایک بار پھر فرمائیے! چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے دوبارہ اسی آیت کو تلاوت فرمایا۔

ولید بن مغیرہ زعماء قریش کی مجلس میں آئے تو زبان پہ یہ الفاظ جاری تھے: ’’واللہ ان لہ لحلاوۃ وان علیہ لطلاوۃ وان اعلاہ لمثمر وان اسفلہ لمغدق وما یقول ھٰذا بشرا‘‘ خدا کی قسم اس کلام میں ایک عجیب شیرینی اور عجب حسن ہے۔ اس کلام کا اوّل بارآور اور آخر نہایت ہی رس بھرا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ انسان کی مجال نہیں ہے کہ وہ ایسا کلام کہہ سکے۔

پھر اپنی قوم کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے: ’’واللہ مافیکم رجل اعلم باالاشعار مني ولا اعلم برجزہ ولا باشعار الجن واللہ ما یشبہ الذی یقول شیئًا من ھٰذا وانہ لیعلو یعلٰے‘‘ (اور اے لوگو) خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص نہیں ہے جو اشعار کا علم مجھ سے زیادہ رکھتا ہو اور مجھ سے زیادہ رجز واشعار جن کے متعلق تم میں سے کسی کی معلومات نہیں۔ لیکن ان میں سے ایک بھی ادنیٰ سے ادنیٰ درجے میں اس کلام کے مشابہ نہیں ہے جو یہ (محمد رسول اللہ) پڑھتے ہیں اور اے لوگو! میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ یہ کلام بلند ہوکر رہے گا۔ پست نہیں ہوسکتا۔

قبیلۂ بنی سلمہ کے لوگ مسلمان ہوئے تو عمرو بن جموع نے اپنے لڑکے سے کہا کہ ذرا میں بھی تو وہ کلام سنوں جس کو سن کر تم مسلمان ہوئے ہو۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کیا۔ ابھی ’’اھدنا الصراط المستقیم‘‘ ہی تک پہنچے تھے کہ عمرو بن جموع پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ جھوم جھوم کر کہنے لگے: ’’ما احسن ھٰذا واجملہ او کل کلامہ مثل ھٰذا‘‘ نہایت ہی عمدہ اور بہت ہی بہتر کلام ہے۔ کیا سارا کلام اسی طریقے کا ہے۔

لڑکے نے خوش ہوکر جواب دیا: ’’یا ابت واحسن من ھذا‘‘ اے پدر بزرگوار! اس سے بھی عمدہ اور اس سے بھی بہتر۔

بعض فصحائے عرب تو قرآن کریم کے متعلق یہاں تک کہا کرتے تھے۔ ’’ان ھٰذا القراٰن لووجد مکتوبا فی مصحف فی فلاۃ من الارض ولم یعلم من وضعہ ھناك ولشھد

العقول السلیمۃ انہ منزل من عند اللہ وان البشر لا قدرۃ لھم علےٰ تالیف مثل ذٰلک" قرآن تو ایسی چیز ہے کہ اگر یہ کسی مصحف میں لکھا ہوا کسی چٹیل میدان میں بھی ملتا اور یہ بالکل نہ معلوم ہوتا کہ اس کو وہاں کسی نے رکھا ہے تو بھی عقل سلیم کا یہی فیصلہ ہوتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان میں یہ قدرت ہی نہیں ہے کہ وہ اس کے مثل کوئی کلام وضع کر سکے۔

قرآن کریم کے متعلق یہ اعتراف واقرار کفر کی حالت میں ان کی زبانوں سے ہو رہا ہے جو اسلام کی عداوت اور محمد رسول اللہ کی دشمنی میں معروف ومشہور تھے اور جن کے دعوائے زباندانی کو اس تنبیہ کے ذریعہ پارہ پارہ کر کے رکھ دیا گیا تھا۔

"وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقو النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین" اور اگر تم کو اس (کتاب) میں جو میں نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے۔ کچھ شک وشبہ ہے تو ایک سورہ ہی تم اس قسم کی بنا لو اور اپنے تمام مددگاروں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ بلا دیکھو۔ اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور کبھی نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرتے رہو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور وہ آگ کافروں کے لئے تیار کی گئی۔

کون کہہ سکتا ہے کہ عرب جیسی خوددار قوم اس تنبیہ کو اطمینان کے ساتھ برداشت کرے گی۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ کس بے چارگی کے ساتھ اللہ کے کلام کے جلال وجبروت کے مقابلہ میں زباندانی کا دعویٰ کرنے والوں نے سرنیاز خم کر کے اعجاز کا اقرار کیا۔ (ماہنامہ الصدیق ملتان بابت ماہ محرم وصفر ۱۳۷۴ھ)

شاہین ختم نبوت کا خطبہ جمعہ کوٹ سبزل

پیر طریقت حضرت اقدس مولانا میاں مسعود احمد صاحب دین پورشریف کے حکم پر مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ۳ جنوری ۲۰۲۵ء کو جامع مسجد بلال کوٹ سبزل میں جمعہ پڑھانے تشریف لے آئے مسجد کا حال اور صحن عشاقین ختم نبوت سے اٹا ہوا تھا۔

اس میں علماء کرام کی کثیر تعداد تھی۔ حضرت مولانا کا بیان ٹھیک ایک بجے شروع ہو گیا حضرت کے ولولہ انگیز بیان کے بعد تمام مجمع نے ہاتھ لہرا کر دیوانہ وار جھوم کے کہا جب تک جان میں جان باقی ہے محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کی چوکیداری بھی کرتے رہیں گے اور قادیانیت کا تعاقب بھی۔ اس موقع پر حضرت مولانا میاں سہیل احمد صاحب دین پوری اور ضلعی مبلغ مفتی محمد سلطان صاحب بھی ساتھ تھے۔

استقبال رمضان ...... عظیم الشان مہینہ آرہا ہے

مولانا کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ ملتان

ماہ رمضان المبارک قریب آگیا ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے شعبان کے آخری دن اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ’’یٰأَیُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّکُمْ شَهْرٌ عَظِیمٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِیهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهُ فَرِیضَةً وَقِیَامَ لَیْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیهِ بِخَصْلَةٍ کَانَ کَمَنْ أَدّٰی فَرِیضَةً فِی مَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰی فَرِیضَةً فِیهِ کَانَ کَمَنْ أَدّٰی سَبْعِینَ فَرِیضَةً فِیمَا سِوَاهُ، شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ یُزَادُ فِی رِزْقِ الْمُؤْمِنِ فِیهِ‘‘

(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ ورواہ البیہقی، فضائل رمضان ص ۴)

عظیم مہینہ آرہا ہے، اس میں عظیم رات بھی آرہی ہے اوراس کے اندر نفل کا ثواب فرض کے برابر، فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر، یہ صبر اور برداشت کا مہینہ ہے، اس میں اپنے مولا کو راضی کرو، اس میں کلمہ کا ذکر کثرت سے کرو، استغفار کی کثرت کرو، اس میں جنت کو خوب طلب کرواور جہنم سے پناہ مانگو۔

اللہ پاک نے عظیم الشان مہینہ دیا ہے، رات کے وقت میں تراویح پڑھیں گے، چالیس سجدے ہوں گے اور فرمایا سجدے میں انسان سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتا ہے تو چالیس مرتبہ اللہ کا قرب ملے گا۔ اللہ تعالی پاؤں سے پاک ہیں گویا کہ اس کے پاؤں میں سجدہ کررہا ہے اور اپنا سر مٹی میں ڈال رہا ہے جتنا اپنی تذلیل اور انکساری ہوگی اور جتنا اپنے آپ کو سجدہ میں مٹائے گا اتنا اللہ کے ہاں بلندی ہے، ہر سجدہ معراج ہے گویا چالیس مرتبہ اس کی روح کی پرواز اور معراج ہو رہی ہے۔

دل کی خوشی سے رمضان کا استقبال کریں

میرے محترم دوستو! رمضان المبارک کی پہلے سے تیاری کرنی چاہیے، ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہئے، ہر آدمی یہ سوچے کہ یہ مہینہ جو آرہا ہے، یہ مالک کا کتنا بڑا انعام ہے؟ مجھے کیوں اور کس مقصد کے تحت دنیا میں بھیجا گیا ہے اور یہ جو مبارک مہینہ آرہا ہے اس کے انوار و برکات کو کیسے سمیٹنا ہے؟ اس کے لئے پہلے سے اپنے ذہن کو، اپنے نظام عمل کو تیار کرنا ہی استقبال رمضان ہے۔ نبی کریم ﷺ دو ماہ پہلے ہی رجب کا چاند دیکھ کر فرمارہے ہیں:

’’اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ ‘‘ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۶۵)

پہلے سے اشتیاق اور انتظار ہے اور اشتیاق کے عالم میں یہ دُعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! ہماری عمر اتنی کر دیجئے کہ ہم رمضان تک پہنچ جائیں، رمضان المبارک کی مبارک ساعات ہمیں نصیب ہو جائیں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ رمضان المبارک کی حقیقت پر نظر ڈال کر اس کے مطابق اپنے آپ کو تیار کرنے کی فکر کی جائے۔

رمضان کے لمحات کو یقینی بنائیں

میرے بھائیو! رمضان المبارک میں خصوصاً عصر کے بعد کا وقت قیمتی بنائیں، اس میں ہم سے بڑی غفلت ہوتی ہے، اکثر وقت چیزیں خریدنے اور افطاری کا سامان خریدنے میں لگ جاتا ہے، حالانکہ یہ مزدوری ملنے کا وقت ہے، دس لاکھ انسان جہنم سے شام کے وقت آزاد ہوتے ہیں۔ اب کچھ وقت تلاوت میں گزرے، کچھ مسنون دعائیں پڑھنے اور اذکار مسنونہ میں گزرے اور پھر آخری وقت آہ وزاری، رونے اور گڑگڑانے میں گزرے، اب ہاتھ بڑی مشکل سے اٹھیں گے، تھکا ہوا بہت ہے لیکن روح بیدار ہو چکی ہے، اس میں بڑی قوت آچکی ہے اور سارے دن کے مجاہدے کے بعد نفس کے اندر نورانیت آچکی ہے، اب تھوڑی دیر کے بعد آنکھیں بہیں گی۔ لہٰذا اس کیفیت کو غنیمت جان کر اپنے لئے بھی مانگیں، ساری امت رسول پاک ﷺ کے لئے بھی مانگیں، اپنے بچوں کے لئے مانگیں، آخرت مانگیں، دنیا مانگیں، جم کر مانگیں یہ مانگنے کا وقت ہے، افطاری سے پہلے کا وقت قیمتی بنائیں۔

رمضان میں تہجد کا اہتمام کریں

سارا سال موقع نہیں ملا تہجد پڑھنے کا، اب موقع ملا، دو رکعت، چار رکعت نماز ضرور پڑھ لے وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (مزمل:۸) دن میں تو نے کام کیے وہ دینی کام تھے لیکن بالواسطہ تھے، اب اے بندے! میں سب پردے ہٹا چکا ہوں، ذرا میرے ساتھ براہ راست باتیں کر، براہ راست تیری اور میری خلوت ہو جائے: فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ، وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ (الم نشرح:۷،۸)

دن میں دعوت میں رہا، دن میں تبلیغ میں رہا، دن میں تعلیم میں رہا، دن میں کوئی تجارت کی ہے، دن میں بیوی بچوں کے مشاغل میں رہا، ایک وقت فرصت کا نکال کر اور سب سے کٹ کر میرے ساتھ بات کر، براہ راست تیری اور میری بات ہو۔

اللہ کے نبی سارا دن نیکی میں لگے ہوئے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فاذا فرغت جب آپ

تعلیم سے فارغ ہو گئے، دعوت سے فارغ ہو گئے، اب تنہائی کا وقت آیا ہے، اب رات کے وقت جی لگا کر میرے ساتھ باتیں کرو۔ اب بیٹھ کر باتیں کرنا، مالک کے سامنے گڑگڑانا، فرمایا دو رکعت نماز تہجد کی دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

آخرت کی کمائی کا سیزن

میرے بھائیو! یہ بہت بڑا قیمتی مہینہ ہے اور یہ آخرت کی کمائی کا بہت بڑا سیزن ہے، جس طرح دنیا کمانے کے مختلف مواقع آتے رہتے ہیں مثلاً سردی میں گرم کپڑے والوں کی خوب کمائی ہوتی ہے، عید پر درزی اور حلوائی خوب پیسہ کماتے ہیں اور بارش میں رکشہ ٹیکسی والوں کی خوب چاندنی بن جاتی ہے، اسی طرح آخرت کی کمائی کے بھی مواقع آتے رہتے ہیں، رمضان المبارک بے حساب نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے۔

ابھی سے دُعا مانگیں، اے اللہ! صحت دینا، اے اللہ! ایسی چیزیں جو روزے میں رکاوٹ ہیں ان سے ہمیں بچانا اور اے ہمارے پروردگار! ہمارے اہل وعیال، عزیز واقارب اور ساری اُمت مسلمہ کے لئے انقلاب کا رمضان بنا، ساری اُمت کے مسائل حل ہوں، اجتماعی بھی اور انفرادی بھی ملکی بھی اور نجی بھی۔ ساری گندگیوں سے ہم پاک ہو جائیں، سارے گناہوں سے تائب ہو جائیں اور اُمت کا رُخ تیری طرف ہو جائے اور سب تیری طرف لپکنے والے بنیں، اے ہمارے رب! جیسے تو آنا فانا گرمی کے بعد سردی لاتا ہے ایسے ہی اس رمضان میں انابت اور توبہ کی فضائیں قائم کردے۔ (مواعظ رمضان ج ۱ ص ۴۰ تا ۴۳)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

سالانہ ختم نبوت کنونشن برائے پروفیسرز و ٹیچرز سرگودہا

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم دسمبر ۲۰۲۴ء صبح دس بجے گرینڈ سٹی بینکویٹ ہوٹل میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت نائب امیر قاری عبدالوحید اور جناب احتشام الحق ہمدانی نے کی۔ مہمانان گرامی میں میاں اظہار الحق، سر قیصر عباس، پروفیسر محمد شوکت، مسعود الرسول، پروفیسر عبدالرحیم رائے پوری شامل تھے۔ کنونشن میں نقابت کے فرائض پروفیسر ہارون الرشید تبسم نے ادا کئے۔ خصوصی خطابات جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ، مولانا نور محمد ہزاروی امیر مجلس سرگودہا اور مولانا خالد عابد مبلغ سرگودہا کے ہوئے۔ کنونشن میں تقریباً ۵۰۰ اساتذہ شریک ہوئے۔ کنونشن کی تیاری میں پروفیسر عاصم اشتیاق، مولانا عبدالرشید، پروفیسر اسد، مولانا حیدر علی حیدر، بھائی علی حسن اور مولانا محمد کلیم نے بھرپور محنت کی۔ تمام شرکاء کنونشن نے مجلس سرگودہا کے جملہ عہدیداران وکارکنان کو خراج تحسین پیش کیا۔

جامع بخاری تاریخ کی روشنی میں

(حصہ اول) مرزا احسن رضا رام پوری

ولادت: مشہور مؤرخ ابن خلکان کے بیان کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲، ۱۳ / شوال ۱۹۰ھ میں بمقام بخارا پیدا ہوئے۔ اس کے علاوہ بعض کتب تاریخ نے آپ کی ولادت ۱۹۴ھ میں بیان کی ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ عباسی حکومت کا نامور اور پانچواں خلیفہ ہارون رشید اپنے دور حکومت کے آخری دور سے گزر رہا تھا اور اس کی جلائی ہوئی علمی شمعیں پوری اسلامی دنیا کو روشن ومنور کر رہی تھیں۔ درحقیقت یہ زمانہ علوم اسلامیہ کا عہد شباب تھا۔ امام مالک کو گیارہ برس اور امام ابو یوسف کو صرف آٹھ برس اس دار فانی سے رخصت ہوئے گزرے تھے۔

آباء واجداد: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام ابراہیم ابن مغیرہ جعفی تھا۔ یہ خاندان مجوس سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر والئی بخارا کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے جعفی سے بخاری کہلانے لگے۔ جعفی یمن کا ایک قبیلہ تھا جس میں ایک شخص جعفی ابن سعد بڑے دبدبہ کا شخص گزرا ہے۔ ابراہیم ابن مغیرہ نے قبول اسلام کے بعد بخارا کی سکونت اختیار کر لی۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام اسماعیل ابن ابراہیم اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ آغوش اسلام میں پیدا ہوئے اور دامن اسلام میں پرورش پائی۔ باپ کی اسلام دوستی نے بیٹے کے رخ کو ابتداء ہی سے علماء کی طرف موڑ دیا تھا۔ مکتب سے مدرسہ میں آئے اور علماء کی خدمت میں تحصیل علم میں مشغول ہوگئے۔ علمائے بخارا اور سمرقند سے فارغ ہو کر علمائے بغداد کی خدمت سے مستفیض ہوئے۔ یہاں تک کہ حضرت حماد ابن زید اور حضرت امام مالک جیسے اکابر ومحدثین سے تلمذ وروایت کی سعادت حاصل کی۔

چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے پدر بزرگوار کے متعلق اپنی ابتدائی تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ماجد ابوالحسن اسماعیل ابن ابراہیم حضرت عبداللہ ابن مبارک کی صحبت سے فیض یافتہ تھے۔ ابن حجر اور ابن حبان کہ آپ علماء بخارا میں بلند رتبہ عالم اور صاحب علم ثقہ تسلیم کئے جاتے تھے۔ علمی مشاغل اور عبادت وریاضت کے باوجود خدا نے آپ کو دنیاوی اعتبار سے بھی فارغ البالی عطاء فرمائی تھی۔ کاشتکاری اور غلہ کی تجارت کا مشغلہ رکھتے تھے۔ اپنی ضروریات سے جو کچھ بچتا وہ حاجت مندوں پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔ بہت مختصر سرمایہ چھوڑا اور وہ ایسا کہ انتقال کے وقت فرمانے لگے۔

”جو مال میں چھوڑ کر جا رہا ہوں میرا رب گواہ ہے کہ اس میں ایک درہم بھی مشتبہ اور حرام کا نہیں ہے۔“ فیاضی کی شان یہ تھی کہ آخر وقت میں بھی آپ کی خیرات اور داد و دہش کا سلسلہ جاری تھا۔

ابتدائی تعلیم: علّامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عالم طفولیت ہی میں سایۂ پدری سے محروم ہوگئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ شفیق والدہ کے لئے یہ دونوں چیزیں انتہائی پریشان کن تھیں۔ مگر وہ اپنے شوہر کی وصیت کے مطابق مصمم ارادہ کر چکی تھیں کہ جو کچھ بھی ہو بیٹے کو علوم اسلامیہ سے ضرور بہرہ ور کراؤں گی۔ نابینا بچے کو دیکھ کر برابر ماں کی بے چینی بڑھتی جاتی تھی۔ آخر ایک دن بعد عشاء باوضوء اور قبلہ رو بچے کی صحت اور علم کے لئے رو رو کر دعائیں کرنے لگیں۔ روتے روتے گڑگڑاتے اور عاجزی کرتے آنکھ لگ گئی۔ فجر کے وقت خواب دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں: ”اٹھو تمہاری دعا قبول ہوگئی۔“

خوشی سے جھومتی ہوئی اٹھیں۔ وضو کیا۔ فجر کی نماز ادا کی۔ مصلّے سے اٹھ کر ے برس کے بچے کو بڑے پیار اور محبت سے محمد کہہ کر جگایا اور فرمایا: بیٹا! اٹھو صبح ہوگئی۔ محمد بن اسماعیل اٹھے تو ماں نے دیکھا کہ واقعی بشارت ابراہیمی کی صداقت آنکھوں کے سامنے ہے۔ نابینا بخاری کی آنکھیں کھل چکی تھیں اور چہرے پر ہونہاری اور امامت علم کی علامت رقص کر رہی تھیں۔ ماں نے جوش محبت میں سینے سے لگالیا۔ شکریہ کا سجدہ اور مسرت کے آنسو بارگاہ ایزدی میں پیش کئے۔

ابھی تک تو قرآن کریم کی کچھ سورتیں زبانی یاد کرائی گئی تھیں۔ مگر اب باقاعدہ مکتب میں داخل کر دیا گیا۔ گیارہ برس کی عمر تک قرآن کریم اور دوسرے علوم سے فارغ ہو کر احادیث یاد کرنی شروع کر دیں۔ قدرت نے ذہن اچھا عطاء کیا تھا۔ بہت جلدی بخارا اور سمرقند کے علماء و مدارس سے فارغ ہو کر بغداد تشریف لے گئے۔ کچھ زیادہ دن وہاں رہ نہیں سکے۔ کیونکہ عباسی حکومت کی خانہ جنگی اور مذہبی بے راہ روی نے علماء کے علمی انہماک اور ان کے سکون کو بہت حد تک ختم کر دیا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جن کو قدرت نے حصول علم ہی کے لئے آنکھیں لوٹائی تھیں اس ماحول میں زیادہ دن نہیں ٹھہر سکے۔ گھر واپس آگئے۔ مگر اس طرح کہ حصول علم کا خیال آتش شوق بن چکا تھا۔ آنکھیں حجاز کی طرف اٹھ رہی تھیں اور قدم اس سرزمین پر پہنچنے کے لئے بے تاب تھے۔

سفر حجاز اور اعلیٰ تعلیم: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جب بغداد سے گھر آئے تو شفیق ماں نے ہونہار بیٹے کی دلی خواہش کو بہت پسند کیا اور تھوڑے ہی دن بعد امام بخاری اور ان کے چھوٹے بھائی احمد ابن اسماعیل کو ساتھ لے کر حج بیت اللہ کی غرض سے روانہ ہوگئیں۔ مراسم حج سے فارغ ہو کر چند ماہ مکہ میں قیام کے بعد

مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں۔ دونوں بچوں کے ساتھ کچھ دن قیام کیا۔ جب واپس آنے لگیں تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔ اگر مناسب سمجھیں تو مجھے یہیں چھوڑ دیجئے تاکہ علمائے مدینہ کی خدمت میں رہ کر حدیث رسول ﷺ حاصل کرسکوں۔ والدہ نے اجازت دے دی اور احمد کو لے کر گھر واپس آگئیں اور امام بخاری مرکز علم میں رہ کر علوم نبویہ کی ضیا پاشیوں سے منور ہونے لگے۔

پہلی تصنیف: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً دو برس مدینہ طیبہ میں قیام کیا۔ بارگاہ رسالت میں حاضری اور علماء مدینہ کی صحبتوں اور فطری صلاحیتوں نے محمد ابن اسماعیل بخاری کو اب نمایاں بنادیا تھا۔ علماء کے اجتماعوں میں اور مسجد نبوی کی درسگاہوں میں لوگوں کی نظریں ان کی طرف اٹھنے لگیں تھیں۔ شروع میں امام صاحب کی طبیعت تاریخ وسیر کی طرف مائل رہی۔ چنانچہ اسی زمانہ میں آپ نے روضہ منورہ کے سامنے بیٹھ کر پہلے ”قضایائے صحابہ وتابعین“ کو کتابی شکل میں جمع کیا اور پھر اس سے فارغ ہوکر دوسری کتاب تاریخ کبیر، تالیف فرمائی۔ طبیعت علم سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی تھی۔ احادیث کے سننے، یاد کرنے اور جمع کرنے کا شوق بے چین کئے ہوئے تھا۔ اگرچہ ہزارہا احادیث مع اسناد وہ اپنے سینہ میں محفوظ کرچکے تھے۔ مگر پھر بھی چاہتے تھے کہ اس غرض کی تکمیل کے لئے پورے حجاز اور تمام بلاد اسلامیہ کا دورہ کیا جائے۔ لیکن اتنا طویل سفر والدہ کی اجازت کے بغیر نہیں کرسکتے تھے۔ لہٰذا مدینہ طیبہ سے گھر واپس تشریف لے آئے۔ چھوٹے بھائی کا انتقال ہوچکا تھا۔ والدہ بھی ضعیف ہوچکی تھیں۔ کچھ روز قیام کے بعد دوبارہ والدہ کو ساتھ لے کر زیارت حرمین سے مشرف ہوئے۔

بلاد اسلامیہ کا سفر: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی آرزو یہ تھی کہ احادیث رسول ﷺ کے نام سے کوئی روایت بھی ایسی باقی نہ رہے جو میں اپنے دامن علم میں نہ سمیٹ لوں۔ چنانچہ یہی وہ پیاس تھی جس کے بجھانے کے لئے آپ نے مصر، شام، عراق، حجاز اور مختلف بلاد اسلامیہ کے سفر کئے۔ ایک ایک شہر میں کئی کئی مرتبہ تشریف لے گئے۔ علماء ومحدثین کی مجلسوں وصحبتوں میں حاضری دی۔ درسگاہوں کے چکر کاٹے۔ چنانچہ آپ کا اپنا بیان ہے کہ بلاد اسلامیہ کے متعدد سفر کئے۔ بار بار مصروشام، کوفہ وبغداد اور بصرہ وحجاز آیا، گیا۔ استفادہ حدیث کی غرض سے تقریباً ۱۸ ہزار حضرات سے حدیث کی سماعت وروایت کی۔ یہ سب اصحاب حدیث اور علمی اعتبار سے بلند رتبہ کے مالک تھے۔

غرض شوق حدیث نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں ایک خاص کیفیت وفریفتگی پیدا کردی تھی۔ وہ جب کسی کا نام سن لیتے تھے۔ خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو، اس کی خدمت میں ضرور پہنچتے اور استفادہ فرماتے۔ صدہا حضرات ایسے ہیں جن سے صرف ایک ہی حدیث امام کو مل سکی اور دور دراز کا سفر کرنا پڑا۔ چنانچہ علّامہ

عسقلانی کا بیان ہے کہ ایک ہزار اسّی (۱۰۸۰) ایسے حضرات ہیں جن سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو صرف ایک حدیث حاصل ہوسکی۔

قوت حافظہ: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے ایسا قوی حافظہ عطاء کیا تھا کہ وہ اپنے دور میں سب سے زیادہ ذہین اور قوی الحافظہ تسلیم کئے جاتے تھے جس بات کو آپ ایک مرتبہ سن لیتے تھے۔ درسگاہوں میں جب کہ لوگوں کے ہاتھوں میں قلم و کاغذ ہوا کرتا تھا۔ امام صاحب ہمیشہ خالی ہاتھ دیکھے گئے۔

ابن ابی جعفر والئی خراسان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دوران گفتگو میں مجھ سے فرمایا: ”بے شمار ایسی روایتیں ہیں کہ میں نے ان کو بصرہ میں سنا اور شام میں پہنچ کر قلم بند کیا ہے۔“

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معاصر عاشر ابن اسماعیل محدث فرماتے ہیں کہ امام بخاری علماء بصرہ کی مجالس حدیث سننے کے لئے جایا کرتے تھے۔ مگر کبھی آپ کو لکھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ آخر ایک دن ہم لوگوں نے اعتراض کیا کہ ضبط تحریر میں لائے بغیر صحیح حدیث کس طرح یاد رہ سکتی ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اب تک جو کچھ آپ لکھ چکے ہیں اسے سامنے رکھئے۔ جب ہم نے ایسا کیا تو آپ نے ۱۵ ہزار احادیث جو ہم نے قلمبند کی تھیں، زبانی پڑھ کر سنادیں۔

ابن محدویہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ”ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔“

اور یہ بھی فرمایا کہ: ”تمام راویوں کے نام، تاریخ وفات اور ان کا مقام وطن بھی جانتا ہوں۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حافظے کا اندازہ اس امر سے بھی بخوبی ہوسکتا ہے کہ آپ نے ۱۶ برس کی عمر میں کتاب ابن مبارک، کتاب الائمہ اور کتب اصحاب الرائے کو حفظ کرلیا تھا۔

امام بخاری بغداد میں: مشہور مؤرخ ابن خلکان کے بیان کے مطابق: حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مختلف بلاد اسلامیہ اور خصوصاً حجاز و شام کے قیام اور تحصیل علم کے بعد جب بغداد تشریف لائے تو علماء و عوام کے ایک جم غفیر نے آپ کو گھیر لیا۔ صرف ایک ہی غلغلہ تھا کہ آج ہم میں ایک ایسا شخص آیا ہے جس کو کئی لاکھ حدیثیں مع اسانید زبانی یاد ہیں۔ یہ ایک ایسا امتیاز تھا کہ امام بخاری جملہ محدثین و علماء وقت میں منفرد نظر آتے تھے۔ علماء بغداد میں ایسے حضرات بھی تھے جنہوں نے امام بخاری کی علمی حیثیت کو اچھی طرح سمجھ لیا اور ان کے احترام و تکریم میں انتہائی قدردانی اور علم نوازی کا ثبوت دیا۔ مسندیں بچھائیں، علماء و عوام کے عام اجتماعات کا انتظام کیا اور امام بخاری کی زبان سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے لوگوں کے کانوں تک پہنچوائے۔

ایک طرف یہ اکرام و اعزاز تھا تو دوسری طرف کچھ ایسے بھی حضرات تھے جن کو امام کی یہ شان

امتیازی اچھی نہیں معلوم ہوئی اور انہوں نے اس بات کی کوششیں شروع کر دیں کہ کسی طرح امام بخاری کی اس علمی انفرادیت کو مجروح کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے صدہا احادیث کے کچھ مسودات امام کے سامنے پیش کئے جن میں احادیث کے متن اور ان کی اسناد میں زمین وآسمان کی تبدیلیاں کر دی گئی تھیں۔ یہ سب کچھ صرف اس لئے کیا گیا کہ امام کا امتحان لیا جائے اور اگر وہ اس امتحان میں ناکامیاب رہے تو ان کا بڑھتا ہوا وقار ٹوٹ جائے۔ امام بخاری نے تمام مسودات لے لئے اور ایک ہی نظر میں اس کے تمام تغیر وتبدل کو سمجھ لیا اور علماء وعوام کے ایک عظیم اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”جن احادیث کے مسودات مجھے دیئے گئے ہیں ان میں کوئی ایک بھی حدیث ایسی نہیں معلوم ہوتی ہے جس میں تبدیلی نہ کی گئی ہو۔ اس کے بعد آپ نے تمام تبدیلیوں کو ظاہر کرتے ہوئے صحیح متن اور صحیح اسناد کے ساتھ تمام احادیث لوگوں کو سنا دیں۔“

پھر کیا تھا، ہر طرف سے تحسین وآفرین کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور مخالف وموافق سب ہی کو آپ کے علم وفضل اور یکتائے زمانہ ہونے کا اعتراف کرنا پڑا۔

تالیف بخاری شریف: ”الامام الجلیل“ مطبوعہ دبدبہ سکندری رامپور کے مصنف مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف کی وجہ تالیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ”حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حجاز کے تیسرے سفر میں مسجد نبوی کے متصل ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک بہت ہی خوبصورت بالوں کا مورچھل ہے اور میں اس کو نہایت اطمینان سے جھل رہا ہوں۔ صبح کو امام نے نماز سے فارغ ہو کر علمائے معبرین کے سامنے اپنے خواب کا اظہار فرمایا اور اس کی تعبیر دریافت فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ جھوٹی حدیثوں کو صحیح حدیثوں سے علیحدہ کریں گے۔ اس تعبیر نے امام بخاری کے دل میں تالیف بخاری کا احساس پیدا کیا اور وہ اسی وقت سے اس اہم کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ امام کے خیال کو مزید تقویت اس بات سے بھی پہنچی کہ آپ کے استاد شیخ اسحاق ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا۔ محمد ابن اسماعیل کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم ایسی کتاب تالیف کرتے جو صحیح احادیث رسول ﷺ کی جامع ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ خواب کی تعبیر اور استاذ کے ارشاد کے بعد میں نے اپنی توجہات کو ”جامع صحیح“ کی طرف پھیر دیا۔“

تکمیل بخاری شریف: حضرت امام بخاری کے سامنے اب ایک ہی کام تھا اور وہ یہ کہ جامع صحیح جلد سے جلد عالم وجود میں آنا چاہئے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اب تک احادیث کے جو نسخے جمع کئے جا چکے تھے، ان میں صحیح اور غیر صحیح پر کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اصول بھی سامنے نہیں تھے جو صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز پیدا کرتے ہیں۔ ایک اور چیز بھی پائی جاتی تھی کہ احادیث کے ساتھ علماء کے اقوال

بھی شامل کر دیئے تھے۔ بخاری کی تالیف کے سلسلہ میں امام صاحب نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ تقریباً ۶ لاکھ احادیث کے مسودات ترتیب دیئے، کئی سال احادیث کے جمع کرنے اور مسودات کے بنانے میں گزر گئے۔ اس سے فارغ ہو کر امام بخاری نے احادیث کی جانچ شروع کی اور اس عظیم ترین ذخیرے سے ایک ایک گوہر آبدار چن چن کر ”جامع صحیح“ کے حوالے کرنا شروع کیا۔

چنانچہ امام صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ: ”جامع صحیح“ جتنی احادیث میں نے لکھی ہیں ہر حدیث کے درج کتاب کرنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کئے ہیں۔

مولانا وصی احمد محدث سورتی ”امام الجلیل“ میں فرماتے ہیں کہ: ”حضرت امام بخاری کو تالیف بخاری کے زمانہ میں جب کسی حدیث کی اسناد میں اطمینان نہیں ہوتا تھا تو آپ روضہ اطہر کے سامنے بہ نیت استخارہ دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر مراقبہ فرماتے اور اسی حالت میں آپ کو اطمینان قلبی حاصل ہو جایا کرتا تھا۔ آپ نے بارہا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ حدیث کی صحت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔“

غرض امام صاحب کی یہ جدوجہد ۱۶ برس تک جاری رہی اور اس دوران میں سوائے بخاری کی تالیف کے اور احادیث کی جانچ، صحت اور تحقیق وتنقید کے کوئی دوسرا کام نہیں کیا۔ امام صاحب کا بیان ہے کہ: ”۱۶ برس کی طویل مدت میں انتہائی جزم واحتیاط کے ساتھ ۶ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے انتخاب کر کے اپنی کتاب بخاری حرم محترم اور مسجد نبوی میں بیٹھ کر اختتام کو پہنچایا۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے: حضرت امام بخاری جب کتاب کی تکمیل کر چکے تو آپ کو خیال پیدا ہوا کہ اس مجموعہ کو علمائے وقت کے سامنے پیش کیا جائے۔ چنانچہ علمائے حجاز نے جو پہلے سے ہی آپ کے اس مشغلہ سے واقف تھے۔ بخاری کو بہت پسند کیا اور امام صاحب کی اس خدمت عظیم اور محنت شاقہ پر داد وتحسین کی صدائیں بلند کیں۔ امام صاحب کا خیال تھا کہ علمائے مصر وشام وعراق کے سامنے بھی یہ مجموعہ پیش کیا جائے۔ سب سے زیادہ آپ کو اپنے اساتذہ اور خصوصاً مہربان استاد، امام وقت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کرنے کا خیال بے چین کئے ہوئے تھا۔ درحقیقت امام صاحب کی دلی خواہش یہ تھی کہ میری محنتوں اور کاوشوں کا یہ اہم ترین خلاصہ ایک مسلمہ حقیقت بن جائے اور پوری اسلامی دنیا ایک ایسے مجموعہ احادیث سے وابستہ ہو جائے جس میں نہ صرف یہ کہ موضوع اور غیر صحیح کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے بلکہ صحت وسند کے اعتبار سے اتنا مستند ومکمل ہو کہ تمام مجموعہ احادیث میں اوّلیت کا درجہ حاصل کر سکے۔

غرض امام صاحب اپنی کتاب کو حجاز سے مصر وشام ہوتے ہوئے عراق میں لائے۔ علماء کی آنکھیں لگی۔ ائمہ حدیث نے امام احمد بن حنبل کی معیت میں پرجوش خیر مقدم کیا۔ امام احمد بن حنبل، یحییٰ ابن معین اور

علی المدائنی نے اس مجموعہ پر گہری نظریں ڈالیں اور جب انہیں کسی طرح کوئی کمزوری نظر نہ آئی تو علماء ومحدثین اور ائمہ فن کے ایک بڑے اجتماع میں اپنی پسندیدگی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے بخاری شریف کے محاسن اور اس کی صحت وجامعیت کی تعریف فرمائی۔ اس سلسلہ میں ایک روایت یہ بھی پائی جاتی ہے کہ محدثین عصر کے سامنے جب یہ مجموعہ حدیث پیش کیا گیا تو صرف چار حدیثیں ایسی تھیں جن کی اسناد میں قدرے اختلاف کیا گیا۔ مگر اس میں بھی محدثین نے امام بخاری کی تحقیقات وقول کو ترجیح دی۔ امام صاحب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ عالی میں اپنے لئے وسیلہ نجات بخاری کو بنایا ہے۔

اساتذہ وتلامذہ: علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کیونکہ وہ حضرات جن سے آپ نے صرف ایک ہی روایت کی سماعت فرمائی ہے ایک ہزار اسّی حضرات ہیں۔ امام صاحب کا اپنا بیان ہے کہ: ”میں نے اسّی ہزار حضرات سے روایت کی ہے جو سب بلند پایہ اصحاب حدیث میں شمار ہوتے تھے اور پانچ طبقات پر مشتمل تھے۔ یعنی تبع تابعین، اتباع تبع تابعین، اقران، اصحاب وتلامذہ۔ امام صاحب کے خصوصی اساتذہ میں حضرت اسحٰق ابن راہویہ، حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت یحییٰ ابن معین اور حسن ابن ربیع کوفی کے نام بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔“

امام صاحب کے تلامذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ فربری فرماتے ہیں کہ جب میں امام بخاری کی شہرت اور غلغلہ سن کر شاگرد ہونے آپ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت تک نوے ہزار آدمی آپ کے شاگرد ہوچکے تھے۔ نامور شاگردوں میں امام ترمذی، علامہ دارمی بھی شامل تھے۔ جاری ہے

قاضی قمر الصالحین شجاع آباد کو صدمہ

خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی چھوٹی بیٹی، جناب اجود چشتی کی بیوہ، کیپٹن ندیم اجود کی والدہ محترمہ، خطیب شاہی مسجد شجاع آباد مولانا قاضی قمر الصالحین کی خالہ ۲۲ نومبر ۲۰۲۴ء کو انتقال فرماگئیں۔ مولانا محمد اسماعیل نے شاہی مسجد شجاع آباد میں لواحقین نے تعزیت کی۔

ڈاکٹر محمد اکرم شجاع آباد کی وفات

ڈاکٹر محمد اکرم کی عمر پچاس سال سے زائد ہوگی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے برادر عم زاد ماسٹر منظور احمد کے فرزند ارجمند محمد اکرم شجاع آباد میں ۲۷ نومبر ۲۰۲۴ء صبح آٹھ کے قریب حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ مرحوم مجلس بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی مدظلہ کے چچازاد بھائی تھے۔ اگلے روز ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔

صبح شام مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱...... حضرت عمرو ابن عاصؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ’’لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ. لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٔ قدیر‘‘ سو بار صبح اور سو بار شام کو یہ دعا پڑھے گا اس سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا۔

۲...... دوسری روایت میں ہے۔ دو سو مرتبہ پڑھے گا تو (ثواب میں) اسے کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ مگر وہ شخص جس نے اس کے عمل سے بہتر عمل کیا ہو۔

۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد یہ دعا پڑھے: ’’لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ. لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علیٰ کل شیٔ قدیر‘‘ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پہرہ دار مقرر فرمائیں گے جو صبح تک اس کی شیطان سے حفاظت کریں گے اور اس کے بدلہ میں جنت واجب کرنے والی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہلاک کرنے والے دس گناہ معاف کئے جائیں گے اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

۴...... ایک اور روایت میں ہے۔ ایک انصاری صحابی سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو (مذکورہ بالا) مغرب یا صبح کی نماز کے بعد پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پہرہ دار مقرر فرمادیں گے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے اور جو صبح کو پڑھے گا شام تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح شام اس دعا کو پڑھے گا وہ اسی دن یا اسی رات کو فوت ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

’’اللّٰھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علیٰ عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت‘‘ اے اللہ! آپ میرے رب ہیں آپ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں آپ کا بندہ ہوں۔ اپنی طاقت کے مطابق اپنے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ اپنے اعمال

کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔آپ کی نعمت اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے بخش دیجئے کیونکہ آپ کے سواء کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

۶...... نبی کریم ﷺ نے (مذکورہ بالا) کلمہ کو سید الاستغفار قرار دیا ہے۔(یہی پانچواں کلمہ ہے) فرمایا اگر اس کو یقین کے ساتھ صبح پڑھے پھر (اسی دن) فوت ہوگیا تو جنتی ہوگا۔ اگر شام کے بعد اسے یقین کے ساتھ پڑھا پھر (اسی رات) فوت ہوگیا تو جنتی ہوگا۔

۷...... عبداللہ ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ کوفی آدمی سفر میں تھے اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ کوفیوں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر مہربانی فرمائیں۔ ہمیں کوئی حدیث سنایئے۔ حضرت شداد بن اوس نے فرمایا کاغذ اور قلم دوات لاؤ۔ وہ لے کر آئے تو فرمایا لکھو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص صبح شام یہ دعا پڑھے (سید الاستغفار جو اوپر ذکر کی گئی) اگر صبح پڑھے اور اسی دن مرگیا اس کے گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اگر شام کو پڑھے اور اسی رات مرگیا تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں جائے گا۔ (عمل الیوم واللیلہ نبوی لیل ونہار ص ۵۲ ۳ تا ۳۵۷)

راولپنڈی میں مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی نعش دفنانے کی ناکام کوشش

راولپنڈی میں مرزائیوں نے اپنی نعش مسلمانوں کے قبرستان سے نکال لی۔

راولپنڈی کے علاقہ چک امرا لجوڑیاں چونترہ کا رہائشی اللہ داد ملک مرزائی ولد ملک سلطان محمد کی ۲۳ دسمبر ۲۰۲۴ء بروز سوموار کو موت واقع ہوئی، جس کا مرگھٹ مسلمانوں کے قبرستان میں کھودا جارہا تھا، جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران تک خبر پہنچی تو انہوں نے فوراً نوٹس لیتے ہوئے، اہل علاقہ کو معاملہ کی سنگینی سے آگاہ کیا، اہل علاقہ کے ہمراہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے ایس ایچ او تھانہ چونترہ، اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو درخواست دی، کہ انتظامیہ امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی نگرانی میں مرزائی کی نعش کو قبرستان سے نکالا جائے، الحمدللہ دوستوں کی مسلسل کوششوں سے قادیانیوں نے رات کو ہی اپنے مردے کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال لیا، جس پر اہلیان چونترہ و ذمہ داران مجلس تحفظ ختم نبوت چونترہ قاری افتخار احمد اور راولپنڈی کے تمام ذمہ داران بالخصوص مفتی نعیم اختر، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا اکرام الحق، مولانا محمد طارق مبلغ، مولانا عمران معاویہ، مولانا محمد داؤد ودیگر مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین یارب العالمین!

مدارس کی رجسٹریشن اور سوسائٹی ایکٹ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد

موجودہ حکومت نے چھبیسویں آئینی ترمیم کے وقت جمعیت علمائے اسلام سے تعاون کے حصول کے لئے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم کی پیش کردہ ترامیم جن میں مدارس کی رجسٹریشن سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہوگی، اس کو منظور کیا، دونوں ایوانوں سے یہ بل منظور ہوگیا، صدرِ پاکستان کے پاس دستخطوں کے لئے جب چھبیسویں ترمیم اور اس کے ساتھ یہ بل پہنچا، باقی پر دستخط ہوگئے لیکن مدارس کے بل پر ایک غلطی کی نشان دہی کی گئی، اسپیکر قومی اسمبلی نے اسے ٹھیک کرکے اس کی درستی اور اس کے ساتھ آئین کا حوالہ دے کر ایوان صدر کو بھیج دیا۔ قائد جمعیت نے اعلان کر رکھا تھا کہ ۸؍دسمبر ۲۰۲۴ء سے پہلے اس بل پر صدر پاکستان کے دستخط نہ ہوئے تو آٹھ دسمبر ''اسرائیل مردہ باد کانفرنس'' پشاور سے اسلام آباد کی طرف مارچ کا اعلان کیا جائے گا۔ ادھر وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے صدر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ نے قائد جمعیت سے فرمایا کہ ۱۷؍دسمبر ۲۰۲۴ء کو اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کی باڈی کا اجلاس ہے، اس کے فیصلوں تک انتظار کیا جائے اور کسی راست اقدام کا فیصلہ اس کے اعلامیہ کی روشنی میں کیجئے گا۔

پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس و جامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل ''اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان'' نے اپنی سپریم کونسل کے اجلاس مورخہ ۱۶؍دسمبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ، بعد نماز مغرب، بمقام جامعہ عثمانیہ اسلام آباد میں مندرجہ ذیل قرارداد اتفاقِ رائے سے منظور کی:

''سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء کے تحت ترمیمی سوسائٹیز رجسٹریشن بل مورخہ ۲۰، ۲۱؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور ہوا اور اسی روز قومی اسمبلی کے اسپیکر کے دستخط سے حتمی منظوری کے لئے ایوان صدر ارسال کردیا گیا۔

مورخہ ۲۸؍اکتوبر ۲۰۲۴ء کو صدر کی طرف سے ایک غلطی کی نشاندہی کی گئی، قومی اسمبلی کے اسپیکر نے آئین اور قانون کے تحت اسے قلمی غلطی گردانتے ہوئے اس کی تصحیح کردی اور تصحیح شدہ ترمیمی بل مورخہ یکم نومبر ۲۰۲۴ء کو ایوان صدر ارسال کردیا، جسے صدر نے قبول کرتے ہوئے اس پر زور نہیں دیا،

بعد ازاں صدر کی طرف سے دس دن کے اندر مذکورہ ترمیمی بل پر کوئی اعتراض موصول نہیں ہوا، البتہ ۱۳ر نومبر ۲۰۲۴ء کو نئے اعتراضات لگا دیئے گئے جو کہ میعاد گزرنے کی وجہ سے غیر مؤثر تھے، نیز ایک کے بعد دوبارہ اعتراض لگایا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ لہٰذا یہ بل اب قانونی شکل اختیار کر چکا ہے۔ حوالے کے لئے ''سپریم کورٹ پریکٹس اینڈ پروسیجر ایکٹ'' کی نظیر موجود ہے۔ نیز اسپیکر نے علی الاعلان اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان کے نزدیک یہ باقاعدہ ایکٹ بن چکا ہے اور انہیں صرف ایک ہی اعتراض موصول ہوا تھا اور دوسرا اعتراض آج تک انہیں نہیں ملا۔ پس ہمارا مطالبہ ہے کہ قانون کے مطابق بلا تاخیر اس کا گزٹ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے، تاکہ فوری طور پر اس پر عمل درآمد شروع ہو۔''

گورنمنٹ نے ایک اعتراض یہ کیا کہ مدارس تعلیمی ادارے ہیں تو ہم ان کو وزارتِ تعلیم میں رجسٹر کرنا چاہتے ہیں، جب کہ مدارس سوسائٹی ایکٹ کے ساتھ رجسٹر ہونا چاہتے ہیں۔ اس اعتراض کا جواب اور موجودہ تمام صورت حال کا جواب اتحاد مدارس دینیہ کے صدر حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے اس اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے دیا۔

سوسائٹی ایکٹ کے تحت صرف مدارس ہی نہیں بلکہ پاکستان میں بڑے بڑے عصری تعلیمی ادارے بھی اسی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں: (۱) سندھ مدرسۃ الاسلام، (۲) دی سٹی اسکول، (۳) بیکن ہاؤس، (۴) غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ، (۵) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، (۶) الخدمت فاؤنڈیشن اسکولز، (۷) پاکستان ایجوکیشن سوسائٹی۔ یہ سب تعلیمی ادارے اگر سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹر ہو کر تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں تو پھر وفاق المدارس کے تعلیمی اداروں سے کس کو کس چیز کا خوف ہے؟

اس کے علاوہ کئی ادارے اگرچہ تعلیمی تو نہیں لیکن یہ بھی سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ہی رجسٹر ہیں مثلاً: (۱) ایدھی فاؤنڈیشن، (۲) چھیپا ویلفیئر ایسوسی ایشن، (۳) اخوت فاؤنڈیشن، (۴) انجمن حمایت اسلام، (۵) پاک کریسنٹ سوسائٹی، یہ تمام ادارے بھی سوسائٹیز ایکٹ کے تحت آزادانہ کام کر رہے ہیں، اگر یہ معاشرے کی بہتری کا کام کر رہے ہیں تو مدارس بھی تو معاشرے کی اصلاح کا سب سے بنیادی اور ضروری کام کر رہے ہیں۔ اگر مدارس وزارتِ تعلیم کے تحت رجسٹر ہوتے ہیں تو اس کے ممکنہ نقصانات میں سے چند ایک یہ معلوم ہوتے ہیں:

۱...... یہ کہ سرکار کی مدد لے کر مدارس کی آزادی سلب ہو جائے گی۔

۲...... یہ کہ نظام تعلیم اور نصاب تعلیم دونوں میں مدارس کی خود مختاری ختم ہو جائے گی۔ ایک اسکول اور کالج کی طرح سرکار کا نظام اور نصاب اپنانا پڑے گا۔

۳...... یہ کہ جن اسٹیک ہولڈرز نے پاکستان کے عصری نظام تعلیم کو داؤ پر لگا دیا ہے، وہی لوگ مدارس کے نظام کا کباڑا کر دیں گے۔

۴...... یہ کہ مدارس کو رجسٹریشن رینیول اور آڈٹ کے ان مشکل ترین مراحل کا سامنا کرنا ہوگا، جس کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

۵...... یہ کہ آپ مدرسے کے لئے کسی قسم کی فنڈنگ اور ذرائع آمدن پیدا کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے جیسا کہ ایک اسکول اور کالج والے چندہ نہیں کر سکتے، مدرسوں کا بھی یہی حشر ہوگا۔

۶...... یہ کہ مدرسے کا کردار محدود ہوگا، اس طرح کہ آپ صرف تعلیمی سرگرمی تک محدود رہیں گے، یہاں تک کہ آپ کے مدرسے کی مسجد بھی مدرسے کے دائرہ اختیار میں نہیں آسکے گی۔

۷...... یہ کہ کسی بھی قومی ایشو پہ مؤقف دینے میں مدرسہ کا دارالافتاء آزاد نہیں ہوگا جو سرکار کا مؤقف ہوگا، وہی مدرسے کو اپنانا پڑے گا۔ مدارس جب کہ سول سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں تو وہ اپنے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں آزاد ہیں اور یہ کہ مدارس خودمختار ہیں، تمام تعلیمی تربیتی تدریسی اور امتحانی ضابطے اپنے ماحول کے مطابق طے کرتے ہیں۔ صرف وفاق المدارس کے امتحانی نظام کی کوئی نظیر دنیا بھر میں موجود نہیں۔ اسی طرح یہ کہ مدارس اپنے ذرائع آمدن پیدا کرنے میں آزاد ہیں اور دستیاب وسائل کے مطابق کام کررہے ہیں۔ ٹرسٹ، مسجد، یتیم خانہ، لنگر، ڈسپنسری، ناداروں بیواؤں کی کفالت، قدرتی آفات میں متاثرین کی بحالی، ایمبولینس سروس کی فراہمی جیسی درجنوں سرگرمیاں آسانی کیساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں، جبکہ مدرسہ اگر اسکول کالج کی طرح وزارت تعلیم کے تحت چلایا جاتا ہے تو وزارت تعلیم کے تحت ان جیسی سرگرمیوں کا کوئی امکان نہیں، اسی طرح قومی اور ملی ایشوز پر اہل مدارس کھل کر اپنا مؤقف دے سکتے ہیں اور دے رہے ہیں اور مسلم قوم وعوام کی راہنمائی کرنے میں آزاد ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دنیا کی ٹاپ پانچ سو یونیورسٹیوں میں پاکستان کی کوئی یونیورسٹی شامل نہیں، جبکہ دنیا کے ٹاپ دس مدارس میں سے سات پاکستان میں ہیں۔ کوئی پاکستانی شہری اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے باہر نہیں گیا ہے اور نہ ہی اس کے لئے اسے جانے کی ضرورت ہے، بلکہ باہر سے لوگ دینی علوم کے لئے پاکستان آتے ہیں۔ جبکہ پاکستانی شہری عصری علوم کے لئے دنیا کے ہر کونے یہاں تک کہ افغانستان میں بھی گئے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف گورنمنٹ کی دورخی پالیسی کا اس سے اندازہ لگائیں کہ سرکاری اسکولوں کو پرائیویٹ کیا جارہا ہے جبکہ پرائیویٹ مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کے

ناکام جتن کیے جارہے ہیں اور اصلاحات کی باتیں ہو رہی ہیں، کیا یہ کھلی منافقت نہیں؟

ہمارے ملک کا تعلیمی نظام بھی عجیب ہے۔ ایک جانب اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہیں جو سرکاری، نیم سرکاری، نجی اور پھر طبقاتی تقسیم پر مشتمل ہیں۔ دوسری جانب دینی مدارس ہیں جن کو عموماً اس نظام سے باہر ایک ''غیر'' کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ بعض حکومتوں نے چند دینی مدارس کو اپنی تحویل میں لیا، جیسے ریاستِ سوات میں گورنمنٹ دارالعلوم الاسلامیہ سیدوشریف، پھر ان میں بعض کو یونیورسٹی میں تبدیل بھی کرلیا، جیسے جامعہ اسلامیہ بہاولپور، سندھ مدرسۃ الاسلام وغیرہ، ان کی حالت دیکھ کر دینی مدارس نے بجا طور پر یہ پوزیشن لی کہ ہم آزاد رہیں گے اور آزادی کے ساتھ کام کریں گے۔ پی ٹی آئی کی حکومت کے دور میں یکساں نصابِ تعلیم کے لئے بھی کوششیں کی گئیں، لیکن اس کی زیادہ مزاحمت دینی مدارس کے بجائے اشرافیہ کے اسکولوں نے کی۔

میڈیا میں صدر کا ایک یہ اعتراض نقل کیا گیا ہے کہ مدارس کی رجسٹریشن صوبائی معاملہ ہے، اس لئے اس پر قانون سازی صوبوں کو کرنا چاہیے۔ اس عذر میں وزن نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو اسے صوبائی معاملہ بناتا ہے۔ یہ اعتراض تو مدارس سے زیادہ یونیورسٹیوں پر عائد ہوتا ہے جن پر ابھی تک ہایئر ایجوکیشن کمیشن کو مسلط کیا گیا ہے، حالانکہ اٹھارویں ترمیم کے بعد انہیں صوبوں کے تحت ہونا چاہیے تھا۔

دوسرا اعتراض یہ نقل کیا گیا ہے کہ یہ ترامیم اسلام آباد میں نافذ قانونِ وقف سے متصادم ہیں۔ یہ عذر بھی وزن نہیں رکھتا۔ کیونکہ قوانین کی تعبیر وتشریح عدالت کا کام ہے۔ مقدمہ اصل میں تعلیمی اداروں کی خود مختاری کا ہے جو یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو لڑنا چاہیے تھا، لیکن ان کے ذمے کا قرض اہلِ مدارس تنہا ادا کر رہے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس جونگل جیکب آباد

۴ جنوری ۲۰۲۴ء صبح دس بجے ختم نبوت کانفرنس جونگل شہر تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ درگاہ جرار شریف، جبکہ صدارت ڈاکٹر عبد الغنی اے جی انصاری ضلع جیکب آباد نے کی۔

کانفرنس کا اہتمام حاجی عبدالواحد پھوڑ، مفتی نعیم اللہ پھوڑ نے کیا۔ مولانا مسعود احمد سومرو لاڑکانہ، مولانا سلیم اللہ بروھی، مفتی راشد مدنی ٹنڈوآدم، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا عبدالباسط پھوڑ، مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا سائیں عبدالحفیظ قریشی درگاہ بیر شریف کے بیانات ہوئے۔

آہ! جناب غلام یٰسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ چناب نگر

مولانا اللہ وسایا

۳۱؍دسمبر ۲۰۲۴ء صبح کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ مخلص رہنما جناب غلام یٰسین صاحب چناب نگر میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جناب غلام یٰسین صاحب بستی بھاون شاہ نزد چتروڑگڑھ تحصیل کبیروالا کے رہائشی تھے۔ قرآن مجید اور میٹرک کی تعلیم اپنے علاقہ سے حاصل کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا جب ۱۹۷۴ء میں چناب نگر میں داخلہ ہوا، مسلم کالونی میں مسجد ومدرسہ قائم ہونے کے قریباً دس پندرہ سال بعد جناب بھائی غلام یٰسین صاحب مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کے مؤذن وخادم کے طور پر تشریف لائے۔ ان کی سلامت روی، اصابت رائے، ذاتی شرافت ودیانت کو دیکھ کر مسجد ومدرسہ کے آمد واخراجات کی بتدریج ذمہ داری ان کے سپرد کردی گئی۔ چونکہ میٹرک پاس تھے، خط بھی مناسب تھا۔ آپ نے اس نظم کو ایسے سنبھالا کہ سبھی حضرات نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا۔ پھر تعمیرات وغیرہ کے حسابات جناب شیخ منظور احمد صاحب چنیوٹی کے وصال کے بعد بھی ان کے سپرد کردیئے گئے۔

جتنی اجلی سیرت کے انسان تھے، اس سے کہیں زیادہ امانت ودیانت کا مرقع تھے۔ امانت ودیانت میں ایسے ایسے ان کے کارہائے نمایاں سامنے آئے جو قابل قدر وقابل فخر تھے۔ بلامبالغہ وہ امانت کے اعلیٰ معیار پر زندگی بھر عمل پیرا رہے۔ تعمیرات پر ان کے عہد میں کروڑوں خرچ ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے انہوں نے امانت ودیانت کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھا۔ پھر وہ بھی وقت آیا کہ مجلس کے بینک کے کھاتہ میں ان کے دستخط بھی شامل کردیئے گئے۔ یہ مجلس مرکزیہ کا ان کے حسابات پر عملی طور پر اظہار اعتماد تھا۔

برادر غلام یٰسین کی خوبصورت آواز تھی۔ رسیلی، مترنم آواز میں اذان دیتے جو سنتا جھوم جھوم جاتا۔ مسجد کی صفائی، جھاڑ پھونک، اذان، اقامت، مدرسہ کی نظامت، اخراجات کی ذمہ داری، سامان کی خریداری، مہمان داری، مدرسہ کی ہمہ جہت نگرانی، محلہ والوں سے راہ ورسم ان کی ضروریات کا لحاظ وخیال، اساتذہ وطلباء کی امانتوں کا ہمہ جہت حساب، مدرسہ کی ملکیتی اشیاء کی دیکھ بھال اور حفاظت وانصرام، غرض وہ ہمہ جہت ایسے فعّال رہنماء تھے کہ تمام ساتھیوں کو انہوں نے سکھی رکھا ہوا تھا۔ وہ ہر لحاظ سے سبھی کے اعتماد پر پورا اترنے والے انسان تھے۔ حق تعالیٰ نے ایسی عمدہ اور اعلیٰ امتیازات سے انہیں نوازا تھا کہ وہ ہر دلعزیز شخصیت بن گئے تھے۔ غصہ نام کی ان میں کوئی چیز نہ تھی۔ کسی دوست کی غلطی یا زیادتی کو وہ ایسے سہ جاتے کہ

گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ ساری زندگی ان کو کسی پر ناراضگی کرتے نہیں دیکھا۔ اتنی صالح اور بھلی طبیعت عطیہ خداوندی تھا۔ کچھ عرصہ بعد مجلس نے مدرسہ کے حفظ کے بچوں کے لئے ابتدائی سکول کی تعلیم کا بھی انتظام کیا کہ علاقہ پسماندہ ہے۔ حفظ کے بچے سکول میں کچھ پڑھے بغیر مدرسہ میں حفظ میں داخل کرنا مجبوری بن گئی۔ سکول کے اسباق کا اہتمام کیا تو جناب غلام یٰسین بچوں کو عصری تعلیم دینے لگ گئے۔ یوں استاذ کے درجہ پر فائز ہوگئے۔ خادم، ناظم، استاذ و منتظم ہمہ جہت تمام شعبوں میں انہوں نے حصہ ڈالا اور دیانت داری کی سچی گواہی یہ ہے کہ وہ ہر شعبہ میں کامیاب وکامران رہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے شوگر بن بلائے مہمان کی طرح ان کے ہاں براجمان ہوگئی۔ ایسے مجذوب انسان تھے کہ اس مصیبت کو سنجیدگی سے نہ لیا۔ پرہیز تو درکنار ڈاکٹر صاحبان کی احتیاطی تدابیر کو بھی درخوراعتناء نہ سمجھا۔ اس بیماری نے ان کے جسم کو اندر سے خالی کردیا۔ وہ ڈھانچہ رہ گئے۔ زیادہ بیمار ہوئے تو گھر چلے گئے۔ خیال آیا تو پھر مدرسہ آگئے۔ ۳۰/دسمبر کی شام کو مدرسہ چناب نگر پہنچے۔ ۳۱/دسمبر کی صبح کے وقت موعود، جائے مقررہ پر بلاوا آگیا۔ جان جان آفرین کے سپرد کی اور آخرت کو سدھار گئے۔ گیارہ بجے دن مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی میں مولانا غلام رسول دین پوری نے جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد میت کو ان کے آبائی گھر لایا گیا۔ مغرب کے بعد گاؤں میں دوسرا جنازہ ان کے ورثاء نے اہل علاقہ کے جم غفیر کے ساتھ پڑھا۔ ملتان، لاہور سے جماعتی رفقاء نے فوج درفوج ان کے جنازہ میں شرکت کی اور عشاء سے پہلے رحمت حق کے سپرد کردیئے گئے۔ اب وہ اس دن اٹھیں گے جس دن ساری دنیا اٹھے گی۔ وہ کیا گئے کہ بہت اچھی روایات اور خوبصورت یادوں کی برأت ساتھ لے کر گئے۔

حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور بغیر حساب وکتاب کے کامل مغفرت فرماکر جنت میں ان کو اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ ورثاء کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں۔ حق تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں۔ آمین!

مَا مِثْلَكَ جَاءَ تَبْرِيْداً لِلنَّوَاظِرِ فِيْ رِفْعَةِ الْخُلْقِ تَسْكِيْناً لِلْخَوَاطِرِ
خَتْمٌ عَلٰى اَوَّلٍ خَتْمٌ عَلٰى آخِرٍ صَلُّوْا عَلَيْهِ بِآدَابِ الْمُتَوَاتِرِ

(مولانا عبدالحق علوی)

ترجمہ: آپ ﷺ جیسا رفعت، اخلاق، نگاہوں کو فرحت بخشنے والا، دلوں کو تسکین دینے والا، اول وآخر، خاتم الانبیاء نہیں آیا۔ لہٰذا ان پر مسلسل آداب کے ساتھ درود کا نذرانہ بھیجتے رہو۔

معروف نعت خواں طاہر بلال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

ملک عزیز کے نامور نعت خواں جناب قاری حافظ طاہر بلال چشتی ۵ رجنوری ۲۰۲۵ء کی صبح دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ملک عزیز پاکستان میں گزشتہ پون صدی سے دنیائے نعت خوانی کے ایک خوبصورت سلسلہ کا نام جھنگ کا چشتی خاندان ہے۔ جناب محمد بخش صاحب چشتی نامور نعت خوان تھے جو خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم کے ہم سفر رہے۔ ان کے چھوٹے بھائی بھی نامور نعت خوان تھے۔ ان کا نام جناب احمد بخش چشتی تھا۔ یہ تنظیم اہل سنت کی اسٹیج کے گوہر آبدار تھے۔ جناب احمد بخش چشتی کے ایک صاحبزادہ کا نام جناب طاہر بلال چشتی تھا۔ انہوں نے اپنے صاحبزادہ اور طاہر بلال چشتی کو سکول کی معمولی تعلیم کے بعد حفظ قرآن مجید کے لئے چنیوٹ کے مدرسہ فیض العلوم میں حضرت مولانا نذیر احمد مرحوم کے ہاں داخل کرایا۔ حضرت مولانا محمد یعقوب برہانی ان دنوں وہاں حفظ کے استاذ تھے۔ جناب طاہر بلال چشتی نے وہاں قرآن مجید حفظ کیا۔

حق تعالیٰ نے ان کو تایا مرحوم اور والد ماجد کی طرح خوبصورت آواز سے مالا مال کیا۔ ادھر حفظ مکمل ہوا ادھر کچھ سالوں بعد والد گرامی کا سایہ شفقت اٹھ گیا۔ ان کی ابھی مسّیں نہیں پھوٹی تھیں کہ یتیمی کے دور میں داخل ہو گئے۔ عمر کم تھی مگر آواز خوبصورت تھی۔ معصوم ننھی آواز میں نعت پڑھتے تو دنیا دیوانی ہو جاتی۔ ان کے بڑے بھائی نے ان کے ساتھ سفر کرنا شروع کیا۔ والد اور تایا مرحوم کے تعلق داران کا ایک حلقہ ملک بھر میں موجود تھا۔ ان حضرات کے سانحات انتقال کے باعث طاہر بلال کو ہمدردی کا ایک ماحول بنا بنایا مل گیا۔ یہ نعت پڑھتے، حلقہ متوجہ ہوتا۔ آگے بڑھے اور بڑھتے گئے۔ عمر بھی ساتھ بڑھتی گئی۔ پھر وقت آیا کہ پورے پاکستان کے ہر بڑے اسٹیج پر ان کو پذیرائی ملنے لگی۔ قدرت کے کرم کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں کہ اس یتیم بچے کی قدرت نے ایسے مدد فرمائی کہ یہ نعت خوانی کے لئے انگلستان جا دھمکے۔ وہاں اپنے فن کا جادو جگایا۔ اب ان کی شہرت نے عالمی حیثیت اختیار کر لی۔

یہ نعت پڑھنے میں اپنی طرز کے آپ موجد تھے۔ آواز کے مدّوجزر، اتار چڑھاو کو ایسا سان پر کستے تھے کہ ان کی آواز کے ساتھ سامعین بھی اوپر نیچے اٹھتے جھکتے، ہلتے جلتے، جھومتے جھامتے، چشم تر سے آہیں اور باہیں بلند کرتے اور لہراتے نظر آتے تھے۔ بہت ہی سادہ منش اور درویش صفت دوست تھے۔ بہت ہی زندہ

دلی کے باوجود فحش گوئی اور عامیانہ گفتگو ان کے قریب سے نہ گزری تھی۔ بہت ہی اچھی روایات کے حامی رہے۔ دوست جانتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے اسٹیج پر نعت خوانی کی بجائے نظریاتی بیانات کو پروان چڑھاتی ہے۔ البتہ جو نعت خواں کرم فرمائی کریں، تشریف لائیں تو مہمانوں کا اکرام بھی اپنا فرض سمجھتی ہے۔

محترم طاہر بلال چشتی کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے والد مرحوم کی طرح دعوت ملے نہ ملے اپنا پروگرام سمجھ کر چناب نگر کی ختم نبوت کانفرنس کا کبھی ناغہ نہیں کیا۔ ہمیشہ کسی نہ کسی اہم اجلاس میں تشریف لاتے اور اپنی خوبصورت آواز کا جادو جگا کر حاضرین کو فریفتہ کر جاتے۔ ابھی دسمبر کے اوائل میں لیہ میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ لیہ مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالشکور صاحب نے ان کو بلا رکھا تھا۔ وہاں آخری ملاقات ہوئی۔ وہ ڈیرہ اسماعیل خان سے تشریف لائے۔ مولانا فیض نذیر صاحب چنیوٹ کے وصال کی خبر ان کی زبانی سنی اور آج جناب خود چشتی صاحب کے وصال کی خبر نے دل کی دنیا کو بے چین کر دیا۔ وہ بہت اچھے انسان تھے۔ نیٹ پر خبر آئی کہ دل کی تکلیف سے اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ عصر کے بعد ملہوانہ موڑ ضلع جھنگ میں ان کا جنازہ ہوا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالرحیم نقشبندی چکوال نے امامت فرمائی۔

کل من علیها فان ویبقٰی وجه ربك ذوالجلال والاکرام

حق تعالیٰ ان کی تربت کو بقعہ نور فرمائیں۔ پسماندگان کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں۔ آمین

برحمتك یا ارحم الراحمین!

رزق کے سولہ دروازے

اللہ تعالیٰ نے رزق کے سولہ دروازے مقرر کئے ہیں اور اس کی چابیاں بھی بنائی ہیں۔ جس نے یہ چابیاں حاصل کر لیں وہ کبھی تنگدست نہیں رہے گا۔ ☆...... پہلا دروازہ نماز ہے۔ ☆...... دوسرا دروازہ استغفار ہے۔ ☆...... تیسرا دروازہ صدقہ ہے۔ ☆...... چوتھا دروازہ تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ ☆...... پانچواں دروازہ کثرتِ نفلی عبادت ہے۔ ☆...... چھٹا دروازہ حج اور عمرہ کی کثرت کرنا۔ ☆...... ساتواں دروازہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آنا۔ ☆...... آٹھواں دروازہ کمزوروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔ ☆...... نوواں دروازہ اللہ پر توکل ہے۔ ☆...... دسواں دروازہ شکر ادا کرنا ہے۔ ☆...... گیارہواں دروازہ ہے گھر میں مسکرا کر داخل ہونا۔ ☆...... بارہواں دروازہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرنا ہے۔ ☆...... تیرہواں دروازہ ہر وقت باوضو رہنا ہے۔ ☆...... چودہواں دروازہ چاشت کی نماز پڑھنا ہے۔ ☆...... پندرہواں دروازہ ہے روزانہ سورہ واقعہ پڑھنا۔ ☆ سولواں دروازہ ہے اللہ سے دعا مانگنا۔

مولانا پروفیسر مفتی آصف محمود ایبٹ آباد

جناب الفت قریشی

حضرت مولانا پروفیسر مفتی آصف محمود سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد ۶ نومبر ۲۰۲۴ء جمعرات بوقتِ تہجد دل کا دورہ پڑنے سے ۴۹ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مفتی صاحبؒ ہزارہ ڈویژن کی معروف علمی شخصیت تھے۔ آپ کا تعلق ہزارہ کے نواحی علاقہ جھنگڑہ (حویلیاں) سے تھا۔ آپ کی خطابت لاثانی تھی۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مشن کو نہ صرف اپنایا، بلکہ لباس کی مانند اوڑھے رکھا۔ زندگی کی آخری شب کی آخری مصروفیت بھی ختم نبوت کا تذکرہ تھی۔ وہاں سے واپس گھر آئے۔ رات کو دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہوسکے۔ نماز جنازہ پیرومرشد، مشفق مربی، مفتی محمود الحسن شاہ مسعودی کی اقتداء میں ان کے آبائی گاؤں جھنگڑہ میں ادا کی گئی۔ مفتی صاحبؒ کا جنازہ ہزارہ کے بڑے جنازوں میں شامل ہوتا ہے۔ نماز جنازہ میں ملک بھر سے جید علماء کرام سمیت لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ وسیع وعریض جنازہ گاہ کم پڑگئی۔ میلوں تک ٹریفک جام تھی۔ لوگ دور دراز سے پیدل جنازہ گاہ تک پہنچے۔ نماز جنازہ وقت مقررہ سے سوا گھنٹہ تاخیر سے ادا کی گئی لیکن پھر بھی کئی احباب رش اور ٹریفک میں پھنس جانے کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہوسکے۔

مفتی آصف محمودؒ میرے سگے ماموں تھے۔ سرائے صالح ہری پور میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا ذیلی یونٹ حلقہ امیر شریعتؒ کے نام سے ۲۰۱۱ء میں قائم ہوا۔ مجھے اس کا ناظم عمومی مقرر کیا گیا۔ اکثر و بیشتر مفتی صاحبؒ جماعتی پروگراموں میں بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ مفتی صاحبؒ کے ساتھ جب بھی کسی بھی سفر میں ساتھ رہا اس سفر میں عقیدہ ختم نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا تذکرہ لازمی ہوتا تھا۔ مولانا عادل خورشید ناظم عمومی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کی پرخلوص دعوت پر ۱۰،۱۱/اکتوبر کو دوروزہ دورے پر مفتی صاحبؒ کے ساتھ کشمیر کا سفر کیا۔ یہ میرا مفتی صاحبؒ کے ساتھ آخری طویل سفر تھا اور یہ بھی ختم نبوت کی نسبت سے تھا۔ زندگی کی آخری رات ایبٹ آباد میں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علماء کنونشن میں حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم کے ساتھ تھے۔ ان سے گفتگو بھی ایک دوست کے تحریک ختم نبوت اور ردِ مرزائیت کے حوالے سے لکھے گئے مقالہ کے متعلق تھی۔ اگلے روز حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تعزیت کے لئے تشریف لائے تو حضرت خود رنجیدہ تھے۔

رقت آمیز گفتگو کی۔ شاہین ختم نبوت نے اپنے تاثرات رقم کرتے ہوئے لکھا: ’’حضرت مولانا مفتی آصف محمودؒ اس دھرتی پر آیت من آیات اللہ تھے۔ ان کا وجود انعام الٰہی تھا۔ حق تعالیٰ ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی موسلا دھار بارش نازل فرمائے۔ ہم سب مرحوم کی وفاتِ حسرت پر دل گرفتہ ہیں۔ وہ کیا گئے اس علاقہ کی رونقوں کو بھی ساتھ لے گئے۔‘‘

دعا ہے اللہ رب العزت مفتی آصف محمودؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

چار روزہ تحفظ ختم نبوت کورس برائے طلباء سکول و کالج کہروڑ پکا

مجلس تحفظ ختم نبوت کہروڑ پکا کے زیر اہتمام ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۲۰۲۴ء جامع مسجد حضرت شاہ والی میں تحفظ ختم نبوت کورس برائے طلبہ اسکول و کالجز منعقد ہوا۔ سکول و کالجز کے ۲۷۰ طلبہ کرام باضابطہ شریک ہوئے۔ ان طلباء کی نگرانی اور مکمل کورس سے استفادہ کے لئے اسکول کے اساتذہ بھی شریک کورس رہے۔ کورس میں مولانا منیر احمد ریحان امیر مجلس، مولانا محمد عمران مدرس جامعہ باب العلوم، مولانا صوفی محمد اسماعیل مدرس جامعہ دارالعلم، مولانا محمد ناصر نواز خطیب مسجد ہذا و صدر یوتھ ونگ، مولانا عثمان حبیب، مولانا مختار احمد مبلغ میر پور خاص، مولانا توصیف احمد مبلغ چناب نگر نے اسباق پڑھائے۔ تحفظ ختم نبوت کے موضوعات کے علاوہ دور حاضر کے جدید فتن مثلاً فتنہ گوہر شاہیت اور فتنہ انجینئر مرزا جہلمی ایسے موضوع پر خصوصی بھی لیکچرز ہوئے۔ کورس کے چوتھے روز شرکاء کورس سے باقاعدہ تحریری امتحان لیا گیا۔ تقسیم انعامات اور اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری نصیر الدین نصیر نے فرمائی۔ مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان نے تفصیلی لیکچر دیا۔ علاوہ ازیں تقریب سے مولانا مفتی محمد احمد مدظلہ رئیس دارالافتاء جامعہ باب العلوم، مولانا منیر احمد ریحان اور مولانا محمد ناصر نواز نے بیانات فرمائے۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مولانا قاری محمود الحسن دوست، ولی کامل حضرت مولانا مفتی قاری محمد احمد رئیس دارالافتاء جامعہ باب العلوم تھے۔ اسٹیج پر جنرل سیکرٹری محمد امیر ساجد، فنانس سیکرٹری مفتی محمد امین، انفارمیشن سیکرٹری مجلس مفتی محمد احمد، جے یو آئی کے امیر مولانا علی حبیب، مولانا محمود الحسن حمید سمیت کثیر علماء کرام موجود تھے۔ شرکاء کورس میں نمایاں پوزیشن ہولڈرز کو انعامات اور دیگر تمام طلباء میں امتیازی اسناد اور لٹریچر مہمانان گرامی کے دست مبارک سے دیا گیا۔ کورس میں شرکت کی دعوت سے لے کر کورس کے انتظام و انصرام تک ختم نبوت یوتھ ونگ کہروڑ پکا کے نوجوانوں مولانا ناصر نواز، مولانا اکرام الحسن علوی، محمد عبداللہ، حافظ واجد مغل، عمر فاروق، حافظ سیف الرحمن مغل اور بلال غوری نے بھرپور محنت کی۔

مرزائیوں کی غداریاں

مولانا عبداللطیف جہلمیؒ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

برادران اسلام! پاکستان کے اندر جو تخریبی فتنے پرورش پا رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک فتنہ مرزائیت ہے۔ کیونکہ مرزائیت دین اسلام کی کھلی تحقیر و تضحیک کا دوسرا نام ہے۔ مرزائیت کے پیرو نہ تو اسلام کے وفادار ہیں اور نہ مسلمانوں کے خیر خواہ، اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی ان کو کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے بھی اور پاکستان کے بن جانے کے بعد بھی آج تک اسی کوشش میں ہیں کہ کس طرح پاکستان کو ختم کر کے اپنے امیر کے خوابوں اور بیانات کو صحیح ثابت کیا جائے۔ اب خدا کے فضل و کرم سے مسلمان قوم ان کی منافقانہ چالوں کو اچھی طرح سمجھ چکی ہے۔

کوئی مسلمان مر جائے یا اس کا چھوٹا بچہ فوت ہو جائے تو مرزائی اس کا جنازہ پڑھنا حرام سمجھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر احسان فراموشی اور کیا ہو سکتی ہے کہ: ”مسٹر محمد علی جناح“ فوت ہوئے تو سر ظفر اللہ پاس بیٹھا رہا۔ لیکن جناح صاحب کا جنازہ نہیں پڑھا۔

آج تمام مرزائی اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان پر پورے طور پر قبضہ کر کے مرزائی حکومت قائم کریں۔ خدا کے فضل سے قیامت تک ان پاکستانی یہودیوں کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

مرزا بشیر الدین محمود کا اعلان ملاحظہ فرماویں۔ جس کو مرزائی سچا ثابت کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکھنڈ رکھنا چاہتی ہے۔ اگر عارضی طور پر تقسیم ہو تو اور بات ہے۔ ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔“ (الفضل مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۴۷ء)

آپ نے ۱۲؍اپریل ۱۹۴۷ء کے الفضل میں اپنا خواب بیان کیا کہ: ”میں اور مسٹر گاندھی ہم بستر ہوئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان پھر متحد ہو جائے گا۔“

۲۶؍نومبر کے الفضل میں اپنا ایک اور خواب بیان فرمایا کہ جس کا رازداں مرید باصفا سر ظفر اللہ وزیر خارجہ پاکستان تھا کہ: ”ہندوستان اور پاکستان پھر متحد ہو گئے ہیں اور انگریز واپس آ گئے ہیں۔“

آپ مرزائیوں کے خلیفہ کے ارادوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ کہاں تک ان کی

ہمدردی ہوگی۔ جب بونڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کی طرف سے کیس پیش ہوا تو مرزائیوں نے اپنے وکیل شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور کی معرفت علیحدہ کیس پیش کیا۔ اگر مرزائی اس وقت مسلمانوں کا ساتھ دیتے تو آج گورداسپور کا علاقہ یقیناً پاکستان کے ساتھ ہوتا۔ جب مرزائی مسلمانوں سے علیحدہ ہوگئے تو وہاں مسلم اور غیر مسلم کا سوال تھا۔ مرزائیوں کے علیحدہ ہونے پر مسلمان باوجود اکثریت کے اقلیت میں ہوگئے۔ جس کی وجہ سے گورداسپور کا علاقہ پاکستان سے کٹ گیا اور گورداسپور کے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے آج تک کشمیر کا مسئلہ طے ہونے میں نہیں آتا۔ کشمیر کا اب تک نہ ملنا محض مرزائیوں کی غداری کا نتیجہ ہے۔

راولپنڈی سازش کیس

جس میں جنرل نذیر اور دوسرے مرزائی ماخوذ ہوئے تھے۔ فوجی انقلاب کر کے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ قائد ملت خان لیاقت علی خان مرحوم مرزائیوں کے ہتھکنڈوں اور سازشوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے تھے۔ انہوں نے مرزائیوں کے بدارادوں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ آج بدقسمتی سے قائد ملت کے شہید ہو جانے کے بعد مرزائیوں کا خلیفہ مسلمانوں کو دھمکیاں دینے کی جرأت کر رہا ہے۔

ہماری غفلت کی وجہ سے برطانیہ کے جاسوس (مرزا قادیانی) کا یہ ٹولہ آج تک مملکت سے جائز وناجائز طریقہ سے فوائد حاصل کر رہا ہے۔ دوسرے ممالک میں جاتا ہے تو مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے اور مسلمانوں میں کفر وارتداد پھیلانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کی دولت جس طرح بھی ہو خرچ کر کے مرزائیت کو فروغ پہنچائیں۔ اسے پاکستان کی ترقی کی چنداں پرواہ نہیں اور پرواہ ہو بھی کیسے؟

جب ملک کی اکثریت کو وہ کافر گردانتا ہے۔ مرزائیوں کے اخبارات اور ان کا خلیفہ ہر طرح سے مسلمانوں کو فریب میں مبتلا رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے رہنماؤں نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ ان غداروں کو پاکستان کی دولت لوٹنے نہیں دی جائے گی۔

چنانچہ ۲رجون ۱۹۵۲ء آل پارٹیز کنونشن کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا۔ جس میں ۱۷۵ علمائے کرام اور اکابرین ملت شریک ہوئے۔ مولانا محمد ہاشم صاحب گزدر ممبر دستور ساز اسمبلی نے اس اجلاس میں جو تقریر ارشاد فرمائی وہ خاص طور پر توجہ کے لائق ہے۔ جس میں ظفر اللہ کی وفاداری کا پردہ چاک ہوتا ہے۔

تقریر گزدر ہاشمی

آپ نے فرمایا: جب چوہدری ظفر اللہ خان کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے لیک سس گئے ہوئے تھے۔ ان دونوں میں بھی وہاں موجود تھا۔ وہاں کے لابی حلقوں میں مشہور تھا کہ سر ظفر اللہ وہی کام کرنا چاہتے

ہیں جو ہندوستان چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک منسٹر کو مطلع کر دیا کہ یہاں کے لابی حلقوں میں ایسی خبریں مشہور ہیں۔ اس کے بعد میں نے تمام ممالک کا دورہ کیا اور محسوس کیا کہ اکثر ممالک میں ہمارے خارجہ دفاتر مرزائیت کی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔

آپ نے فرمایا: چوہدری ظفر اللہ کے انگریزوں اور ہندوؤں سے خاص مراسم ہیں اور ان کے امیر خلیفہ محمود کے بھی اسی نوعیت کے الہامات ہیں۔ سر ظفر اللہ قادیانی پاکستان سے زیادہ اپنے امام مرزا بشیر الدین کے وفادار ہیں اور اپنے امام کی ہدایات کے مقابلہ میں حکومت پاکستان کے احکام کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ اس لئے مرزائی افسران اور سر ظفر اللہ پر ایک لمحہ کے لئے بھی بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا مرزائی افسروں کو کلیدی آسامیوں سے فوراً علیحدہ کر دینا چاہیے۔

آپ نے فرمایا: مرزائی افسروں کا ہمیشہ یہی عمل رہا ہے کہ جب تک کوئی مسلمان مرتد نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اسے ملازمت نہیں دی جاتی اور اگر کسی نہ کسی طریقہ سے ملازم ہو جائے تو پھر اس کی ترقی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

آپ نے فرمایا کہ ’’جو شخص اکھنڈ ہندوستان کے نعرے لگاتا ہے وہ ملک کا دشمن ہے اور ہماری بدقسمتی ہے کہ اس وقت اکھنڈ ہندوستان کا عقیدہ رکھنے والے مرزائی ملک کی ستر فیصدی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی وقت جنگ ہوگئی تو نا معلوم پھر ہمارا کیا حال ہوگا۔‘‘

مسلمان بھائیو! مولانا موصوف کے خیالات پر غور کرو اور فتنہ سے آگاہ رہو۔ ہر مرزائی کی حرکت پر کڑی نگاہ رکھو۔ تاکہ کسی وقت بھی یہ غداروں کا ٹولہ مسلمان اور پاکستان کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ تمام جماعتوں اور فرقوں نے آپس میں اتحاد کر کے ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ کے لئے مجلس عمل بنائی ہے۔

تمام مسلمانوں کو اس کے پروگرام پر پوری طرح عمل کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کرنی چاہیے۔ تاکہ آئندہ کوئی گستاخ تاج ختم نبوت کی طرف بری نیت سے آنکھ نہ اٹھا سکے۔

نوٹ: الحمد للہ! اب سر ظفر اللہ خاں وزارت خارجہ سے علیحدہ ہو چکا ہے اور ۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت نے مرزائیوں کی بنیادوں کو ہلا دیا ہے۔

مرزائیوں کے چند اصولی عقیدے

۱...... آنحضور ﷺ کی توہین: ’’محمد الرسول اللہ والذین اٰمنوا معہ اشداء علی الکفار‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۲...... زندہ شد ہر نبی با آمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(درثمین فارسی ص ۶۵، نزول المسیح ص ۱۰۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا۔ ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔

۳...... مرزائیوں کا خلیفہ کہتا ہے: ''یہ بالکل صحیح بات ہے ہر شخص ترقی کرسکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد الرسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۲۲ء)

۴...... حضرت علیؓ کی توہین: ''ایک زندہ علی (مرزا غلام احمد قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیہ جلد اوّل ص ۴۰۰)

۵...... حضرت حسینؓ کی توہین:

صد حسین است درگریبانم (نزول مسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

ترجمہ: میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔

۶...... حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی توہین: ''عین بیداری کی حالت میں میں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ نے میرا سر اپنے ران پر رکھا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۳ حاشیہ)

۷...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین: ''یسوع (مسیح علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی (مسیح علیہ السلام) کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا (مسیح علیہ السلام کا) وجود ظہور پذیر ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

نعوذ باللہ من ھذہ العقائل

مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

مولا عبدالرحمن میانویؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز تبلیغی جماعت کے ایک صاحب سے میری کچھ بحث چل پڑی۔ اس میں کچھ تلخی کی باتیں بھی ہوگئیں دوسرے روز حضرت رائے پوریؒ وضو فرمانے لگے تھے کہ ان صاحب نے میری شکایت کی، حضرت وضو سے رک گئے اور رنجیدہ لہجے میں فرمایا:

مجھ سے ان حضرات کی شکایت نہ کیا کرو۔ آج کے زمانے میں حضور ﷺ کی عزت و ناموس پر ان کی طرح جاں نثار کرنے والا کون ہے؟ حضور ﷺ کی محبت میں ان کو میں صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر دیکھ رہا ہوں۔

آئندہ کوئی اس جماعت کی مجھ سے شکایت نہ کرے۔ (تحریک ختم نبوت کی یادیں ص ۸۲)

قادیانی مسیحیت کے قلعہ پر اسلامی دلائل کی فیصلہ کن گولہ باری

ابوعبیدہ نظام الدین بی، اے

۱...... ابوعبیدہ: مرزاجی! مجھے کچھ دریافت کرنا ہے، اگر مزاج اقدس کے خلاف نہ ہو تو عرض کروں۔

مرزاجی: ماسٹر صاحب! بڑی خوشی سے پوچھئے۔ میں جوابات دینے کی کوشش کروں گا۔ لیکن آپ کی نسبت مشہور ہے کہ آپ کو میری اکثر کتابوں پر عبور حاصل ہے اور میرے تمام عقائد میری کتابوں میں موجود ہیں بلکہ ان کی تائید میں دلائل بھی درج ہیں۔

۲...... ابوعبیدہ: مرزاجی! مدت سے دل چاہتا تھا کہ جناب سے بالمشافہ گفتگو کروں۔ کیونکہ آپ کے مریدوں سے گفتگو کرنے میں ان کی بے جا ضد اور ہٹ کے علاوہ ان کی جہالت کے سبب مزہ نہیں آیا۔

مرزاجی: ماسٹر صاحب! میں نے اپنے مریدوں میں عام طور پر ایسے ہی لوگوں کو شامل کیا ہے۔ ان میں سے انگریزی خواں حضرات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان کی سطحی عقلوں کو میرے دلائل خوب اپیل کرتے ہیں۔

۳...... ابوعبیدہ: اچھا مرزاجی! پھر تو آج بھی آپ کو حسب دل خواہ شکار مل گیا۔ میں بھی پنجاب یونیورسٹی کا گریجویٹ ہوں۔ میں بھی آپ کی باتوں کو اچھی طرح سمجھوں گا۔ لیکن مجھ میں چند باتیں ایسی ہیں کہ دوران مکالمہ میں آپ ان کو ضرور سامنے رکھیں۔ (۱) مجھے واقعی آپ کی اکثر کتابوں پر عبور حاصل ہے۔ (۲) بحمد اللہ! مسائل اور اصول اسلامیہ سے بھی واقف ہوں۔

اب میرا سوال سنئے۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ حیات مسیح اور نزول مسیح کے بارہ میں جناب کے خیالات اور عقائد کیا ہیں؟

مرزاجی: حیات اور نزول مسیح کے بارہ میں سچ کہوں تو میرے بہت مختلف اور متناقض خیالات اور عقائد ہیں۔ مگر آج کل جب کہ خدا نے مجھے مسیح موعود بنا دیا ہے۔ میرے عقائد حسب ذیل ہیں:

(۱) ’’عیسائی مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۶۱، خزائن ج۳ ص۴۰۲)

(۲) ’’حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور

پھر دوبارہ اترنے کی جوڑی گئی ہے۔اس سے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی ﷺ کی توہین ہوتی ہے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۰۷، خزائن ج۱۷ ص۲۰۵)

(۳)’’حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ عقیدہ ہے۔صریح کفر اور سخت کفر ہے۔‘‘

(ملخصاً دافع البلاء ص۱۵، خزائن ج۱۸ ص۲۳۵)

(۴)’’قانون قدرت رفع جسمانی میں روک ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۱۸، خزائن ج۳ ص۴۳۴)

(۵)’’پرانا اور نیا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کررہا ہے کہ کوئی انسان اس جسم خاکی کے ساتھ کرۂ زمہریر تک پہنچ سکے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶)

(۶)’’حضرت عیسیٰ کو آسمان پر زندہ ماننے سے خود حضرت عیسیٰ کی ہتک ہوتی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶)

(۷)الف:’’کسی نبی کی وفات ایسی صراحت سے قرآن میں مذکور نہیں۔جیسے مسیح ابن مریم کی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۰۰، خزائن ج۳ ص۴۷۷)

ب:’’قرآن کریم کی تیس آیات سے مسیح ابن مریم کا فوت ہوجانا ثابت ہوتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۰۰، خزائن ج۳ ص۴۷۷)

ج: مارتا ہے اس کو فرقان سر بسر اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

(۸)’’میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کی حیات جسمانی کا قرآن اور حدیث میں ایک ذرہ نشان نہیں ملتا۔لیکن ان کی وفات پر کھلے نشان اور نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ موجود ہیں۔‘‘ (تبلیغ رسالہ ج۲ ص۴۶، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۵۷)

(۹)’’وفات مسیح صلیبی عقیدہ کے لئے موت ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۷)

(۱۰)’’حضرت عیسیٰ کا آسمان سے آنا گویا دین اسلام کا دنیا سے رخصت ہونا ہے۔‘‘

(۱۱)’’حیات عیسیٰ کا عقیدہ ختم نبوت کے منافی اور مخالف ہے۔اس سے اجرائے نبوت لازم آتا ہے۔جو بحکم قرآن کریم وحدیث مسدود ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۵۱، خزائن ج۳ ص۳۹۷)

۴...... ابوعبیدہ: مرزاجی! آپ تو تھوڑے سے وقت میں بہت کچھ کہہ گئے اور واللہ اعلم! اگر میں خاموش رہتا تو اور کیا کیا نکات بیان فرماتے۔مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ان خیالات پر میں بھی کچھ عرض کرلوں۔پھر آپ اور فرمایئے گا۔کیا نمبروار عرض کروں یا اجماعاً تقریر کروں۔

مرزاجی: ماسٹر صاحب! میں بھی آپ کے دلائل سننے کا بہت شوقین ہوں۔ میرے مرید کہتے پھرتے ہیں کہ مبلغ اسلام ابوعبیدہ کو ہاٹی کچھ ایسے انوکھے طریقہ سے ہمیں گھیر لیتا ہے کہ عقل مبہوت ہو جاتی ہے اور حواس مختل ہو جاتے ہیں۔ ''نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن'' کا نقشہ چھا جاتا ہے اور میں بھی حیران ہوں کہ مجھے نبی، مسیح موعود، مجدد اور مہدی اور کیا کیا ماننے والے باوجود آپ کے انعامی اشتہاروں کے آپ کے چیلنج کو کیوں قبول نہیں کرتے۔ ''ایک پنتھ دو کاج'' کا سا معاملہ ہے۔ کیونکہ انعام حاصل کرنے کے علاوہ میری صداقت ظاہر ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری جماعت کے لئے لاحول ثابت ہوئے ہیں۔ خیر آج میں بھی آپ کے عالمانہ دلائل کا زور اور طاقت دیکھتا ہوں۔ فرمائیے۔

۵...... ابوعبیدہ: الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آپ کی جماعت کی اصل حقیقت اور دم خم آپ کی زبان سے معلوم ہو گیا۔ مرزاجی سچ کہوں تو علمائے اہل سنت والجماعت کی جوتیوں میں بیٹھنا بھی گستاخی سمجھتا ہوں۔ اگر آپ یا آپ کی جماعت ہمارے متبحر علماء مثل حضرات علماء دیوبند متع اللہ المسلمین بطول بقاہم کو دیکھ پائیں تو اپنی بے بضاعتی کا نہ صرف اقرار کرلیں بلکہ یقین ہے کہ اپنے خلاف اسلام عقائد باطلہ سے رجوع کرلیں۔ خیر سنئے اور غور کیجئے۔ دنیا چندروزہ ہے۔ پہلے نمبروار جوابات عرض کرتا ہوں۔ پھر ایک مجمل سا بیان دوں گا جو ان شاء اللہ! نہایت جامع ہوگا۔ (ناظرین! میرا جواب پڑھنے سے پہلے مرزاجی کی دلیل کو پڑھ لیا کریں۔ اس سے لطف دوبالا ہو جائے گا۔)

(۱) الف: مرزاجی! حیات عیسیٰ اور رفع جسمانی کا عقیدہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

ب: سینکڑوں احادیث نبویہ اس عقیدے کی علم بردار ہیں۔

ج: آپ کے مسلمہ مجددین امت جو اصلاح امت کے لئے ۱۳ صدیوں میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ وہ سب کے سب اس عقیدہ کو واجب قرار دیتے چلے گئے۔ کسی مجدد وقت سے آپ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف کوئی قول پیش نہیں کر سکتے۔ باوجود اس عقیدے کے خود رسول اللہ ﷺ نصاریٰ وقت سے بحث کرتے رہے۔ علماء مجددین امت محمدیہ کا برابر ۱۳ صد سال سے عیسائی علماء سے مقابلہ ہو رہا ہے۔ محض آسمان پر زندہ موجود ہونا آج تک کسی عالم عیسائی نے بطور دلیل الوہیت مسیح پیش نہیں کیا۔ اگر کسی نے کیا ہو تو وہ جاہل مطلق ہوگا۔ ورنہ محض آسمان پر زندہ ہونا الوہیت کی دلیل نہیں۔ کیا لاکھوں کروڑوں فرشتے آسمان پر ہزار سال سے زندہ موجود نہیں ہیں؟ ان کی زندگی کے تو آپ بھی قائل ہیں۔ کیا آپ ان کو خدا مان لیں گے؟

د: عیسائی مذہب کی کسی کتاب میں آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ موجود ہونا ان کے مذہب کا

ستون قرار نہیں دیا گیا ہے۔ ان کے مذہب کے رکن تثلیث اور کفارہ ہیں اور بس۔ ایسا خیال کرنا آپ کی غلط فہمی ہے۔

س: آپ کو یاد ہوگا کہ ۵۲ برس تک آپ خود بھی حیات عیسیٰ علیہ السلام اور رفع جسمانی کے عقیدے پر بڑے جزم کے ساتھ قائم رہے۔ کیا آپ بھی ۵۲ برس تک عیسائیت کے ستون کے محافظ بنے رہے ہیں؟

(۲) الف: ہزارہا، کروڑہا فرشتے آسمان پر موجود ہیں۔ وہ زمین پر بھی اترتے ہیں۔ آناً فاناً کروڑہا میلوں کا فیصلہ بھی طے کر جاتے ہیں۔ عمریں بھی ان کی کروڑہا سال ہیں۔ ابھی تک مرے بھی نہیں۔ پس مرزاجی! آپ کے عقیدے کے مطابق اس میں بھی رسول کریم ﷺ کی ہتک اور کسر شان ہے؟

مرزاجی! عمر کا لمبا ہونا اگر بزرگی اور علوّ مرتبت کی دلیل ہے تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ ہزارہا وہ انسان جن کی عمریں آپ سے لمبی ہیں۔ وہ آپ سے افضل ہیں؟

ب: پھر قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کا ۹۵۰ سال تو صرف تبلیغ کرتے رہنا ہی مذکور ہے۔ واللہ اعلم! ان کی عمر کتنی ہوگی۔ کیا اس سے آپ حضرت نوح علیہ السلام کو رسول کریم ﷺ پر افضل قرار دیں گے؟

ج: امت محمدی کا اجماعی عقیدہ ہے کہ معراج نبوی جسمانی تھا۔ چنانچہ آپ نے خود بھی (ازالہ اوہام ص ۲۸۹، خزائن ج ۳ ص ۲۴۷) پر لکھا ہے: ''آنحضرت کے رفع جسمی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تھا۔ پس رسول کریم ﷺ جب شب معراج میں عرش تک تشریف لے گئے تھے تو اس لحاظ سے بھی حضرت مسیح کی فضیلت کی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔''

د: پھر مرزاجی! آسمان پر ہونا تو خود آپ نے ایک بہت بڑی ہتک اور بے ادبی لکھا ہے۔ کیونکہ اس طرح کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین سے اوپر ہوتے ہیں اور کبھی نیچے۔ (ازالہ اوہام ص ۴۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۷)

پس آپ کے عقیدہ کے مطابق بھی حضرت رسول کرم ﷺ ہی افضل ٹھہرے کہ گردش آسمان سے ان کی ہتک نہیں ہوتی۔ سمجھئے جناب!

(۳) الف: اگر حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مشرکانہ ہے اور صریح کفر ہے تو کیا فرماتے ہیں جناب میری نمبر ۱ و ۲ کے جواب میں۔

ب: دوسرے جناب نے باوجود مجددیت کا دعوے دار ہونے کے کیوں اس مشرکانہ عقیدے کو اپنا مذہبی عقیدہ قرار دیئے رکھا؟ دیکھئے آپ نے (براہین احمدیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹ حصہ چہار، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳) پر لکھا ہے: ''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق

اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ...... یہ عاجز مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی: ''ھو الذی ارسل رسولہ الخ متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے۔'' پھر اسی کتاب کے (ص ۵۰۵، خزائن ج ۱ ص ۶۰۱) پر لکھتے ہیں: ''یہ آیت: ''وان عدتم عدنا'' اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر (جسمانی نزول) ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔ یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف واحسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بیّنہ سے کھل گیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے تو وہ دن بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس وخاشاک سے صاف کردیں گے۔ کج اور ناراستی کا نام ونشان تک نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو ایک تجلی قہر سے نیست ونابود کردے گا۔'' دیکھئے یہ عقیدہ آپ نے براہین احمدیہ میں مجدد ہونے کے بعد لکھا اور مجددیت کے فرائض ادا کرتے ہوئے برابر ۱۲ برس تک اس عقیدے پر قائم رہے۔ مگر آپ ۵۲ برس تک صریح کافر اور مشرک رہے۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص ۵۲ برس صریح کفر اور شرک کا علمبردار ہوکر مجدد، مہدی، مسیح موعود، نبی اور محدث سب کچھ بن سکتا ہے۔ ٹھیک بات ہے نا مرزا جی؟

ج: علاوہ ازیں مرزا جی! میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ کسی آدمی کو زندہ ماننے سے شرک کیسے لازم آ گیا؟ اس وقت دنیا میں کروڑہا انسان ہیں جو زندہ ہیں۔ ان کے زندہ ماننے سے انسان مشرک ہوجاتا ہے؟ سبحان اللہ! مرزا جی شرک تب لازم آتا ہے کہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی طرح ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہمارا عقیدہ ہے اور اس کی بنا قرآن اور حدیث پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت میں نازل ہوکر فوت ہوں گے۔ پھر شرک کہاں ہوا؟ ذرا شرک کی تعریف کر کے طوالت عمری کو شرک ثابت کریں تو لطف آ جائے۔

(۴) قانون قدرت رفع جسمانی میں مطلق روک نہیں ہے۔ پہلے قانون قدرت کی تعریف کیجئے۔ پھر ثابت کیجئے کہ رفع جسمانی اس کے خلاف ہے تو آپ کی مسیحیت کے ہم بھی قائل ہوں جائیں مگر:

ایں خیال است ومحال است وجنوں

(۵) الف: نئے اور پرانے فلسفہ کے نزدیک رفع جسمانی کا محال ہونا کوئی حجت نہیں۔ دیکھئے آپ نے خود (چشمہ معرفت ص ۲۶۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۸۱) پر لکھا ہے: ''میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں۔ پکے کافر سمجھتا ہوں اور چھپے ہوئے دھریہ خیال کرتا ہوں۔'' ...... کافروں کے دلائل کو بھی آپ ماننے لگ گئے......؟

ب: آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ آپ نے غالباً فلسفہ کے دلائل پر غور نہیں کیا۔ فلسفیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی چیز کشش ثقل کے خلاف اوپر نہیں جا سکتی۔ لیکن باوجود اس کے وہ مانتے ہیں کہ بیلون اوپر جاتے ہیں۔ خود انہوں نے ایسی مشینیں ایجاد کر لی ہیں جو کشش ثقل کے خلاف اوپر کی طرف نہایت تیز رفتاری سے پرواز کرتی ہیں۔ انہیں چاند اور ستاروں کی سیر وسیاحت کے خیال بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ آگ کی گرمی، برف کی سردی اور ہوا کی لطافت کے خلاف ان فلسفی انسانوں نے اپنی حفاظت کے سامان مہیا کر لئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے مرزاجی آپ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ خالق کل حضرت رب العزت کشش ثقل کے خلاف اور طبقہ زمہریر میں سے اپنے بندہ کو کیسے اٹھا سکتا ہے۔ کیا اسی کا نام اسلام ہے؟ مرزاجی! جو خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ’’یانار کونی برداً وسلاماً الخ‘‘ یعنی اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا) کا حکم دے سکتا ہے۔ کیا وہ اپنے دوسرے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے زمین کی کشش ثقل اور زمہریر کی برودت کو ہٹا دینے پر قادر نہیں ہے؟ مرزاجی اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے دوسروں کو دہریت کا طعن دیتے ہو۔ اے افسوس!

(۶) اجی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی میں ان کی کوئی بے ادبی نہیں۔ آپ کیوں فکر مند ہو گئے۔ ابھی نمبر ا و ۲ میں تو آپ کہہ رہے تھے کہ اس میں بڑی خصوصیت اور علوّ مرتبت پنہاں ہے۔ اب اسی چیز کو بے ادبی قرار دے رہے ہو۔ آپ نے فلاسفہ کی بات مان کر کہا تھا کہ آسمان متحرک ہے۔ اگر صبح کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کے اوپر ہوتے ہیں تو شام کے وقت زمین کے نیچے۔ کبھی بھی چین سے نہیں بیٹھ سکتے ہوں گے۔ مرزاجی فرشتے چین سے رہ سکتے ہیں تو اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی رہتے ہیں۔ دوسرے اب تو فلاسفہ نے آپ کا اشکال بھی حل کر دیا ہے۔ وہ حرکت سماء کے قائل نہیں رہے۔ بلکہ حرکت زمین کے قائل ہو گئے ہیں۔ اب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساکن ہیں۔ آپ اپنی فکر کیجئے۔ آپ خود اپنے ہی اعتراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ کبھی آسمان کے اوپر ہوتے ہیں کبھی زمین کے نیچے۔ وہ مرزاجی! مسیحیت کا دعویٰ اور اوپر نیچے کے مفہوم سے بھی ناواقف۔ اسی واسطے کہتے ہیں: ’’نیم ملّا خطرہ ایمان‘‘

(۷) یہ دعویٰ کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں وفات مسیح بالتصریح مذکور ہے اس میں ’’دو اور دو چار روٹیاں‘‘ والا اصول کارفرما ہے۔ بالتصریح تو ایک طرف اگر اشارۃً بھی ذکر ہوتا تو آپ ۵۲ سال تک کیوں اس کے خلاف حیات عیسوی کے قائل رہے۔ مجدد ہو کر قرآن کریم کی آیات کے خلاف حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے جسمانی نزول من السماء کے عقیدے پر کیوں قائم رہے۔ آپ کے ان قرآنی دلائل کی قلعی ہم عنقریب دوسری صحبت میں کھولیں گے۔

(۸) وفات مسیح صلیبی عقیدہ کے لئے موت ہے کا دعویٰ بالکل جھوٹا اور دھوکہ ہے۔ مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے۔ خود عیسائی مذہب کی بنیاد ہی کفارہ پر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح گنہگاروں کی خاطر مر گئے۔ موت کے وہ لوگ خود قائل ہیں۔ آپ میں (اے مرزا جی) اور عیسائیوں میں صرف اسی قدر اختلاف ہے کہ وہ صلیبی موت کے قائل ہیں اور جناب صلیبی موت سے بچا کر کشمیر میں مرنے کے قائل ہیں۔ جس طریقہ سے آپ وفات مسیح کو عقیدہ یعنی الوہیت مسیح کی تردید میں پیش کرتے ہیں۔ اسی طریقہ سے بلکہ اس سے زیادہ کامیاب طرز پر صلیبی موت پیش کی جاسکتی ہے۔ پھر اس طرح دھوکہ دینے سے آپ کی غرض کیا ہے؟ اپنی مسیحیت منوانا ہے نا؟

(۹) حضرت مسیح کا دوبارہ آنا دین اسلام کے رخصت ہونے کا باعث نہیں اور ’’دروغ گورا حافظہ نباشد‘‘ دیکھئے براہین احمدیہ میں آپ نے حضرت مسیح کی آمد ثانی کو تمام دنیا میں دین اسلام پھیلانے کا باعث ظاہر کیا ہے۔ ہائے خودغرضی تیرا ستیاناس۔ (ناظرین دیکھئے میرا جواب نمبر ۵)

(۱۰) حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ختم نبوت کے مخالف ہے۔ یعنی رسول پاک ﷺ کے بعد ان کا دوبارہ آنا نبوت کو جاری کرنا ہے۔ کیوں مرزا جی! یہی آپ کا مطلب ہے نا؟ سبحان اللہ! مرزا جی آپ ہی نے (ازالہ اوہام ص ۶۴۵، خزائن ج ۳ ص ۴۴۸) پر لکھا ہے: ’’خدا تعالیٰ نے مسیح ابن مریم کو بنی اسرائیل کے لئے نبیوں کا خاتم الانبیاء کر کے بھیجا۔‘‘ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں حضرت یحییٰ علیہ السلام موجود نہ تھے۔ پھر آپ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء کیسے ہوگئے۔ اسی طرح جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں رسول کریم خاتم الانبیاء ہیں۔

آپ نے (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹) پر لکھا ہے: ’’میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی۔ بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے ماں باپ کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔‘‘

مرزا جی! مؤدبانہ سوال یہ ہے کہ اگر آپ کی بہن بھائی مر تو نہیں گئے تھے؟ کیا آپ کے ان بہن بھائیوں کا موجود ہونا جو آپ کی ماں کے پیٹ سے آپ کی نسبت پہلے باہر نکلے تھے۔ آپ کے خاتم الاولاد ہونے کے مخالف تو نہیں؟ یقیناً نہیں سوائے مرزائے قادیانی کے۔

غور سے سنئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو رسول کریم ﷺ سے پہلے پیدا ہوئے اور پہلے ہی نبی ہوئے تھے۔ ان کا رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں یا بعد میں زندہ ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں؟ ہاں! اگر وہ آپ کے بعد نبی بنتے تو یہ بات ختم نبوت کے برخلاف تھی۔ اسی وجہ سے ہم لوگ آپ کو کافر سمجھتے ہیں کہ آپ نے رسول

پاک ﷺ کے بعد ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اب سمجھئے ختم نبوت کی حقیقت۔ مفصل پھر کسی موقعہ پر ''یار زندہ صحبت باقی''

مرزاجی: ماسٹر صاحب! میری طبیعت دائم المریض سی ہے۔ دوران سر، مراق (مالیخولیا) اور ذیابیطس کا زور ہے۔ اب تو معافی کا خواستگار ہوں۔

۶...... ابوعبیدہ: مرزاجی! میں بہت دور سے آیا ہوں۔ میرے خلوص کا خیال کیجئے۔ صرف میرے جواب نمبر ۳ کا جواب الجواب دے دیں اور بس۔

مرزاجی: اچھا ماسٹر صاحب! آپ تو بیل کو کنوئیں میں خصی کرنے کے اصول پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ اچھا سنئے اور میری الہامی تقریر یاد رکھئے۔ ''میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا، محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استیناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں۔ جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاوے۔''

(کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

۷...... ابوعبیدہ: مرزاجی! اس عبارت میں آپ نے مندرجہ ذیل دعوے کئے ہیں۔

(۱) براہین میں حیات عیسیٰ علیہ السلام کا اقرار آپ کا اپنا عقیدہ نہیں ہے۔ وہ محض رسمی عقیدہ تھا۔

(۲) یہ عقیدہ آپ نے سادگی اور عدم بناوٹ پر گواہ بنانے کے لئے درج کیا تھا۔

(۳) مخالفوں کے لئے براہین احمدیہ والا عقیدہ قابل استناد نہیں۔

جناب اس پر مجھے کچھ پوچھنا ہے۔

(۱) آپ نے براہین احمدیہ کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے کا انعامی اشتہار دیا ہے۔ کیا ایسی ہی کتاب کے متعلق دیا ہے جو رسمی عقیدوں سے بھری پڑی ہے؟ کیا آپ کے اس اعلان سے آپ کی کتاب براہین احمدیہ کی حقیقت طشت از بام نہیں ہو جاتی؟

(۲) معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس وقت بھی دل سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے قائل نہ تھے اور خود مسیح موعود بننے کا ارادہ مصمم کر رکھا تھا۔ جبھی تو اس عقیدہ (حیات مسیح) کے لکھنے کی وجہ بیان کر دی۔ یعنی یہ کہ آپ لوگوں سے کہیں گے کہ یہی بات میری سادگی اور عدم بناوٹ کی دلیل ہے۔ گویا بارہ سال پہلے آپ نے یہ تجویز مسیح موعود بننے کی ٹھان رکھی تھی اور یہ جو کہا کہ براہین احمدیہ والا عقیدہ ہمارے لئے حجت نہیں۔ یہ بھی محض جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ سنئے میں آپ ہی کی اپنی تحریرات سے ثابت کرتا ہوں کہ وہ عقیدہ آپ کا اپنا قطعی عقیدہ تھا اور وہ رسمی نہ تھا اور یہ کہ وہ قابل حجت ہے۔ مناسب ہوگا کہ آپ ہی سے بذریعہ سوالات یہ امر ثابت کر دوں۔ جاری ہے!!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا عتیق الرحمٰن

نام کتاب: ’’شرح صحیح مسلم شریف‘‘: مؤلف: شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی: قیمت: درج نہیں: ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ کے پی کے0301-3019928!

اس وقت مسلم شریف کی شرح کی چار جلدیں زیر نظر ہیں۔

شرح مسلم جلد ۲۰: ضخامت ۷۸۴ صفحات اس جلد میں کتاب الامارت سے کتاب الاطعمہ کی شرح کی گئی ہے۔ احادیث کی تعداد ۶۸۴ ہے اور رواۃ کی تعداد چھیانوے ہیں۔ شرح مسلم جلد ۲۱: ضخامت ۸۴۰ صفحات ہے۔ کتاب اللباس والزینۃ سے کتاب الفضائل کی شرح ہے۔ تعداد احادیث ۱۷۷، تعداد رواہ ۶۲۔ شرح مسلم جلد ۲۲: ضخامت ۸۲۰ ہے۔ تعداد احادیث ۶۲۷ تعداد رواۃ ۷۰ ہے۔ شرح مسلم جلد ۲۳: ضخامت ۶۸۰ صفحات ہے۔ کتاب الرواۃ سے آخر کتاب تک شرح مکمل ہوگئی ہے۔ اس جلد میں ۶۱۲/ احادیث اور تعداد رواۃ ۵۳ ہے۔

قارئین لولاک جانتے ہیں کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم مدظلہم کی خدمات جلیلہ اور سعی مشکور میں سب سے بڑا ایک کام شرح مسلم شریف بھی ہے جو آپ نے سالہا سال کی محنت شاقہ سے ہزارہا صفحات پر مشتمل تیئس جلدوں کے ایک سیٹ میں اوّل سے لے کر آخر تک مکمل مسلم شریف کی شرح کا کام مکمل کرلیا ہے۔ مسلم شریف کی شرح عربی میں فتح الملہم کے نام پر حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نے لکھنا شروع کی۔ جسے شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی نے تکملہ فتح الملہم کے ذریعہ مکمل کیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نے ترمذی شریف کی شرح معارف السنن کے نام پر لکھنا شروع کی جو نامکمل رہ گئی۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کی آئندہ تکمیل کی صورۃ پیدا فرمادیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب مختار نے ترمذی کی ’’وفی الباب‘‘ کی روایات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا۔ بہت سارا کام مکمل ہوگیا مگر پھر بھی بہت سارا کام رہ گیا۔ خوشی ہے کہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے موجودہ مہتمم وفاق المدارس کے نائب صدر، مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا سید سلیمان بنوری مدظلہم کی زیر سرپرستی یہ کام جاری ہے۔ کئی جلدیں مکمل ہوکر اشاعت پذیر ہوگئیں۔ بہت سی مکمل ہوچکی ہیں باقی پر کام جاری ہے۔ حق تعالیٰ تکمیل کی خوشخبری سے اسلامیان عالم کو مسرور فرمائیں۔ آمین!

ہمارے مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں۔ آج سے سالہا سال پہلے جس کارخیر کا آغاز کیا حق تعالیٰ نے اس کارخیر کی تتمیم وتکمیل بھی انہیں سے کرادی۔ یہ ان کی کامیابی کا مبارک سفر ہے کہ انہوں نے اپنی کشتی کو ساحل پر کامیابی سے جا کنارے لگایا بلکہ ساحل پر کامیابی کے جھنڈے لہرا دیئے۔ جس کی بہار اور سہانے پن سے علمی دنیا مدتوں اپنی علمی وتحقیقی کام کو آگے بڑھانے میں اس کتاب کی خوشہ چینی کرے گی۔

اللہ رب العزت دنیا وآخرت میں مولانا عبدالقیوم حقانی کے چہرہ کو تروتازہ چمکتا دمکتا رکھیں کہ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی حدیث کی شرح کی یہ خدمت کر کے پیغمبر اسلام ﷺ کی دعائے مبارک کو اپنے دامن عمل میں لپیٹ وسمیٹ لیا۔ کتنی خوشی کی بات ہے کہ وہ کس طرح حدیث شریف کی خدمت کے صدقے رحمت عالم ﷺ کے دربار فیض سے فیضیاب ہوتے رہے۔ زہے نصیب!

مرداں چنیں کنند

قارئین کرام! مولانا عبدالقیوم ڈھیروں مبارک کے مستحق ہیں کہ مسلم شریف جیسی اہم حدیث کی کتاب کی مکمل اردو شرح ۲۳ جلدوں میں اہل علم واہل ذوق کے لئے تیار کردیں۔ حق تعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے امید ہے کہ اس عمل مقبول کے ذریعہ وہ اصحاب الجنۃ میں اپنا نام لکھوا چکے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا ہی فرمائیں۔ آمین!

نام کتاب: خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: مؤلف: خطیب اسلام مولانا محمد الیاس گھمن: صفحات ۲۵۲: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتا: مکتبہ دارالایمان مرکز اہل سنت والجماعت سرگودھا!

مولانا محمد الیاس گھمن نے ایک خیر کا نیا سلسلہ یہ شروع کیا کہ وہ خلفائے راشدین کی سیرت وسوانح پر علیحدہ علیحدہ کتاب شائع کر رہے ہیں۔ ہر شخصیت پر مستقل کتاب کے حصہ اول میں حیات وخدمات اور حصہ دوم میں اعتراضات کے جوابات کا التزام کیا جارہا ہے۔ اس وقت زیر نظر کتاب خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت وسوانح پر مشتمل ہے۔ کتاب کے پہلے ۱۶۰ صفحات پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالات و واقعات ایسے خوب صورت انداز میں جمع کردیئے گئے ہیں جو قابل رشک ہیں۔ ہر بات بحوالہ ہے۔ ص ۱۶۱ سے ۲۵۲ آخر تک حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر معاندین کے ۲۰؍اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ہر جواب دندان شکن ہے۔ یہ کتاب اس حوالے سے بھی قابل وثوق ہے کہ اسے مولانا محمد الیاس گھمن نے مرتب کیا ہے۔ رافضیت اور خارجیت دونوں کے لئے یہ کتاب تریاق کا درجہ رکھتی ہے۔ اہل علم ایک ایک بحث پر جھوم جھوم اٹھیں گے۔

جماعتی سرگرمیاں

مرتب: مولانا محمد وسیم اسلم

ختم نبوت کانفرنس شکارپور

۱۰/نومبر ۲۰۲۴ء کو زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل گڑھی یاسین ضلع شکارپور بمقام دارالعلوم مجیدیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری سجاد، ہدیہ نعت رسول حافظ اشفاق سنجرانی نے پیش کیا۔ مولانا ابرہیم میمن، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا عبدالحلیم، مفتی لعل محمد مہر، حضرت مولانا سائیں عبداللہ مہر اور مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنسیں ژوب ولورالائی بلوچستان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۵ نومبر کو ژوب میں اور ۱۶/نومبر ۲۰۲۴ء کو عظیم الشان سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی مولانا عطاء اللہ مبلغ ژوب نے کی۔ مولانا مفتی محمد احمد صوبائی ناظم تبلیغ، مولانا محمد اویس صوبائی مبلغ بلوچستان اور حافظ حمداللہ، مفتی فضل غفور کے پی، مولانا اللہ داد کاکڑ خطیب مرکزی جامع مسجد ژوب اور مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص سندھ اور مولانا قاری ممتاز احمد کے بیانات ہوئے۔ آخر میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ژوب نے تمام مہمانوں اور عوام الناس کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعائیہ کلمات پیر طریقت حضرت مولانا عبدالمتکبر آخوندزادہ نے ارشاد فرمائے۔

ختم نبوت کانفرنس فورٹ عباس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس گورنمنٹ بوائز ہائی سکول نزد ختم نبوت چوک تحصیل فورٹ عباس میں ۴/دسمبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے تحصیل فورٹ عباس اور گردونواح میں بیسیوں پروگرامات منعقد کئے گئے۔ راقم (محمد عثمان شاد) و مولانا محمد نعیم مبلغ ضلع بھکر نے مسلسل کئی روز بستی بستی، گاؤں گاؤں، قصبہ قصبہ چھوٹی بڑی تمام مساجد میں جا کر بھرپور دعوتی مہم چلائی۔ کانفرنس میں دور دراز سے لوگ بسوں، ویگنوں، کاروں پر قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز عشاء ہوا۔ آغاز سے ہی پنڈال تقریباً بھر گیا تھا۔

کانفرنس میں تلاوت قاری عبدالرزاق، ہدیہ نعت حافظ محمد عثمان گجر، قاری عبدالماجد، سید عزیز الرحمن شاہ، جناب جعفر اقبال اور نقابت مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ، صاحبزادہ مولانا اکرام الحسن فورٹ عباس

نے کی۔ کانفرنس کی صدارت پیرجی حفظ الرحمن مدظلہ چیچہ وطنی نے کی۔ افتتاحی کلمات مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگراور بیانات راقم، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، حضرت مولانا جلیل احمد اخون مدظلہ اور حضرت الامیر مولانا پیر محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہم ہوئے۔ اختتامی بیان شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے فرمایا۔ اس موقع پر مولانا پیر زاہد الراشدی حاصل پور، مولانا قاری شفیق الرحمن، قاری محمد افضل، مولانا فداء الرحمن، مولانا مفتی عبدالہادی، مفتی نصر اللہ، مولانا فضل الرحمٰن چترالی اسٹیج پر موجود تھے۔

پروگرام کے انتظامات حافظ عبدالوحید، مولانا اکرام الحسن امیر فورٹ عباس اور حافظ محمد عثمان فاروقی نے سنبھالے اور سیکورٹی کے انتظامات حافظ عبدالرؤف ہاشمی نے اپنے ذمہ لیا اور احسن انداز سے نبھایا۔ پروگرام ساڑھے بارہ بجے کے قریب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم کی دعاء سے اختتام پذیر ہوا۔ (مولانا محمد عثمان مبلغ)

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا دورہ چشتیاں

۵ دسمبر ۲۰۲۴ء کو حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ چشتیاں تشریف لائے۔ حضرت مولانا بشیر احمد شاد صاحب کی عیادت فرمائی۔ بعدازاں نماز ظہر جامعہ مظاہر العلوم مل روڈ چشتیاں میں ختم نبوت کانفرنس و تکمیل صحیح بخاری کے پروگرام میں تفصیلی خطاب فرمایا۔ جامعہ مظاہر العلوم کے مدیر اور مجلس ختم نبوت چشتیاں کے امیر مولانا ضیاء اللہ نے حضرت کی خدمت میں شیلڈ بھی پیش کی۔ شاہین ختم نبوت کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت انعام گھر پاکستان منٹ لاہور

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۱۸ دسمبر ۲۰۲۴ء کو آغاز میرج ہال پاکستان منٹ لاہور میں ختم نبوت انعام گھر مفتی محمد اعجاز کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں مہمند لوئیر گرگا کے چیئر مین سرفراز، جاوید اقبال، حاجی فریاد حسین، حاجی شفیق، HUR کے چیئر مین، مولانا عاکف، سرمزمل صدیقی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا غلام مصطفی، مولانا سعید وقار، مولانا سمیع اللہ، مولانا عارف شامی، مولانا عمر حیات، مولانا محمد آصف، مولانا طاہر مجید، مولانا قاری محمد صدیق توحیدی، بھائی حامد بلوچ، بھائی ابراہیم، حاجی محمد شفیق، قاری محمد شفیق، مولانا قاسم گجر اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد علماء، وکلاء، تاجر، سیاسی وسماجی شخصیات، سکول وکالج و مدارس کے اساتذہ وطلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت انعام گھر میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق سوالات کے درست جوابات پر شرکاء

انعام گھر کو مختلف انعامات سے نوازا گیا، شرکاء نے ختم نبوت انعام گھر کے بہترین انتظامات کو سراہا اور عقیدہ ختم نبوت کی بہترین معلومات ملنے پر ان جیسے پروگراموں میں آنے پر خوشی کا اظہار کیا، ختم نبوت انعام گھر کے اختتام پر بلال مسجد مکھن پورہ لاہور کے طالب علم کو ایک عدد موٹر سائیکل بذریعہ قرعہ اندازی پیش کیا گیا۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کا دورہ کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی دامت برکاتہم دورۂ کراچی کے موقع پر ۲۰؍دسمبر ۲۰۲۴ء بروز جمعۃ المبارک شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ (سابق نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی نسبت سے معروف جامع مسجد فلاح نصیر آباد، ایف بی ایریا بلاک ۱۴ میں مولانا محمد قاسم رفیع مبلغ، امامِ مسجد مولانا مفتی محمد عمیر باری مدظلہ اور مسجد انتظامیہ کی دعوت پر تشریف لائے۔ یہاں آپ نے نمازِ جمعہ سے قبل حاضرین کے اجتماع سے گھنٹہ بھر خطاب فرمایا۔ آپ کا وعظ علمی واصلاحی نکات سے لبریز تھا۔ آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کی دل نشین تشریح کی۔ آپ نے عوام الناس پر زور دیا کہ اپنے اندر صالح قیادت پیدا کریں اور اپنے حکمرانوں کے چناؤ کے وقت ان میں صلاح وتقویٰ کی صفت کو ملحوظ رکھیں تو ہمارے بہت سارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس منظور کالونی کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گجر چوک منظور کالونی میں ۲۲ دسمبر ۲۰۲۴ء کو سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا اللہ وسایا، جمعیت علمائے پاکستان (نورانی) کراچی کے صدر علامہ قاضی احمد نورانی، جمعیت اہل حدیث سندھ کے امیر علامہ یوسف قصوری، صوبائی وزیر بلدیات سعید غنی، جماعت اسلامی کے محمد حسین محنتی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، ضلع شرقی کے مسئول مولانا محمد رضوان قاسمی، مفتی رمضان، پاکستان شریعت کونسل سندھ کے امیر قاری اللہ داد، ایم. این. اے اسد عالم نیازی اور دیگر نے خطابات کئے۔ کانفرنس میں علاقائی سماجی شخصیات میں وائس چیئرمین ندیم خیالی، ملک شاہنواز اعوان، چوہدری ذیشان گجر، جمعیت علماء اسلام کے قاری سیف الرحمٰن، جمال خان کاکڑ، کثیر تعداد میں علما کرام، اسکولوں کے پرنسپل اور عوام الناس شریک ہوئے۔

تین روزہ شعور ختم نبوت کورس رحیم یار خان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پہلا کورس: ۲۲ تا ۲۴ دسمبر ۲۰۲۴ء کو زیر نگرانی قاری مجیب

الرحمٰن جامع مسجد غوثیہ چک نمبر ۳۲ ۲ شرقی سنجر پور ضلع رحیم یار خان میں اور دوسرا کورس: ۲۸ تا ۳۰ دسمبر ۲۰۲۴ء کو حافظ عبدالرحمن کی زیر نگرانی جامع مسجد کریمیہ شیخ واہن رحیم یار خان میں منعقد ہوا۔ دونوں کورسز میں مدارس، اسکول، کالج، یونیورسٹیز کے ٹیچرز (میل فی میل) طلباء وطالبات اور عوام الناس تاجر زمیندار ڈاکٹرز وکلاء حضرات نے بھرپور حصہ لیا۔ کورس میں عقیدہ ختم نبوت واس کی اہمیت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری، حیات رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی، مرزا قادیانی اور قادیانیت کے کفریہ عقائد، قادیانیوں اور عام کافروں میں فرق، منکرین حدیث کا دجل اور اس کا رد بمع دلائل، دورِ حاضر کے موجودہ فتنے (مرزا انجینئر، جاوید غامدی، غلام احمد پرویز، حامد فرحت، نسیم ہاشمی، کیپٹن مسعود عثمانی) ان کے کفریہ اور گمراہ کن عقائد ایسے اہم موضوعات پر تین دن لیکچرز دیئے گئے۔ لیکچرز دینے والے حضرات میں مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مفتی محمد سلطان مبلغ ضلع رحیم یار خان شامل تھے۔ ۳۱ دسمبر کو شرکاء کورس میں اعزازی اسناد بھی تقسیم کی گئی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء میں جماعت کی طرف سے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس نیو کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۲۳ دسمبر ۲۰۲۴ء کو بعد نماز مغرب جامعہ مدنیہ المعروف سفید مسجد نیو کراچی میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا فضل الباری اور نگرانی شاکر اللہ خیسوری نے کی۔ کانفرنس کی تیاری کے لئے ۱۸ دسمبر کو جامع مسجد چراغ الاسلام میں ایک عظیم الشان علماء کنونشن منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ ۲۳ دسمبر بعد نماز مغرب کانفرنس کا آغاز قاری رمیز احمد مالکی کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام مولانا عمر عثمانی، مولانا عبداللہ عبدالقادر نے پیش کیا۔ جناب قاضی محمد بن قاضی احسان احمد، مولانا عبدالحئ مطمئن، مولانا محمد رضوان قاسمی، مولانا قاضی احسان احمد اور امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی صاحب کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کورس شکارپور سندھ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۹، ۳۰ دسمبر ۲۰۲۴ء ختم نبوت کورس بمقام ریاض الجنۃ مسجد ومدرسہ بنات حفصہ مین بازار صرافہ مارکیٹ سٹی شکارپور میں منعقد ہوا۔ سرپرستی مولانا سائیں محمد یوسف سومرو، صدارت محترم حاجی نعمت اللہ میمن اور نگرانی جناب محمد اسلم قریشی نے کی۔ مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ، مولانا مفتی عادل غنی مبلغ کراچی کے لیکچرز ہوئے۔ مہمان خاص حضرت اقدس مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیر شریف والے تھے۔

ختم نبوت کانفرنس لکھی غلام شاہ ضلع شکار پور

۳۱ دسمبر ۲۰۲۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت زیر اہتمام بعد نماز عصر لکھی غلام شاہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا مفتی لطف اللہ میمن اور نگرانی مولانا ظفر اللہ سندھی مبلغ لاڑکانہ نے کی۔ تلاوت قاری منظور احمد، بیان مولانا غلام اللہ فاروقی، مولانا عبدالسلام مہر، مولانا طیب میمن، مولانا سائیں عبداللہ مہر، امیر جے یو آئی ضلع شکار پور، ایم پی سردار میر عارف خان مہر، وقار عمر ڈنگراج، مولانا صبغت اللہ جوگی اور حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی درگاہ بیر شریف والوں کے بیانات ہوئے۔ رابطہ کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت لکھی اسکول کے اساتذہ کرام، تاجر وصحافی برادری نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام ۳ جنوری ۲۰۲۵ء مرکزی جامع مسجد بندر روڈ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت امیر مولانا قاری جمیل احمد بندھانی اور زیر نگرانی مولانا محمد حسین ناصر منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب کانفرنس کی پہلی نشست میں جامعہ اشرفیہ کے طلباء کی نظمیں اور مولانا عبداللطیف اشرفی ومولانا توصیف احمد جالندھری کے بیانات ہوئے۔ دوسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جناب نعمت اللہ سولنگی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالمجید قریشی بیر شریف، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا مفتی محمد راشد حمادی مدنی ٹنڈو ادم، مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا محمد حسین ناصر اور شاہین جمعیت مولانا حافظ حمد اللہ کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا اختتام درگاہ عالیہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین مولانا سائیں عبدالقادر جی بی کی دعا پر ہوا۔ کانفرنس کی کامیابی میں مولانا محمد انس گجر، محمد مبشر حسین، محمد عزیر گجر، بھائی منیر احمد مہر، مولانا مفتی محکم دین، مہر حاجی محمد اقبال مہر ودیگر حضرات نے بھرپور محنت کی۔

مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس ملتان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس ۲۶ دسمبر ۲۰۲۴ء کو مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے مبلغین حضرات نے شرکت کی۔ مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا ارشاد احمد ٹوبہ، مولانا محمد حنیف سیال بدین بوجہ علالت اور مولانا عابد کمال پشاور ومولانا محمد نعیم لیہ بوجہ وفات عزیز اجلاس میں شریک نہ ہوسکے۔

اجلاس مولانا عبدالرشید سیال کی تلاوت سے شروع ہوا۔ گزشتہ سہ ماہی میں فوت شدگان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر ۸ فروری کو شروع ہوکر ۲۵ فروری کو ختم ہوگا۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ تحریک ہائے ختم نبوت، مولانا محمد اسماعیل جلد اول، مولانا محمد راشد مدنی جلد دوم اور مولانا توصیف احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاضی احسان احمد جلد سوم سبقاً سبقاً پڑھائیں گے۔ مولانا محمد اسحاق ساقی پہلے دس دن انتظامات کی نگرانی کریں گے۔ جبکہ ۱۹ فروری سے آخر تک مولانا خالد عابد، مولانا شرافت علی نگرانی فرمائیں گے۔ مولانا صغیر احمد اور مولانا الیاس الرحمٰن ہمہ وقت ڈیوٹی سرانجام دیں گے۔

ختم نبوت کیلنڈر مزید پانچ ہزار (۵۰۰۰) چھاپنے کا فیصلہ ہوا۔

حیات الانبیاء کا سیٹ ۱۷ جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ امپورٹڈ کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ کمپوزنگ، طباعت، عمدہ جلد، مکمل سیٹ کے پشتہ پر ''مجموعہ حیات الانبیاء علیہم السلام'' خوبصورت خطاطی میں چھاپا گیا ہے۔

شعور ختم نبوت سمیت متعدد لٹریچر اور رمضان المبارک کے لئے ہینڈ بل شائع کرنے کا فیصلہ ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس خان پور ضلع شکار پور

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴ جنوری ۲۰۲۴ء کو عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس تحصیل خانپور میں منعقد ہوئی۔ سرپرستی حضرت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ سجادہ نشین درگاہ جرار شریف، صدارت حضرت مولانا مفتی غلام قادر بروھی اور نگرانی مفتی شاہد علی آرائیں نے کی۔ تلاوت قاری نصر اللہ آرائیں، قاری عبدالباری نے کی۔ ہدیہ نعت حافظ محمد وسیم حیدری اور معروف نعت خواں وقار عمر ڈنگراج نے پیش کیا۔ مولانا سائیں عبداللہ مہر، مولانا محمد طیب میکو، مولانا ظفر اللہ سندھی لاڑکانہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا صبغت اللہ جوگی، مولانا حبیب اللہ شاہ، مفتی لطف اللہ بروھی، حضرت مولانا مسعود احمد سومرو کے بیانات ہوئے۔ رابطہ کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت سٹی خان پور جناب نادر لیاقت آرائیں، بھائی غلام سرور آرائیں، بھائی ندیم کاظم آرائیں، شاہد ادریس آرائیں، مولانا خدا بخش اواڈنو، میر ظہور جان، مفتی غلام مرتضیٰ عبدالماجد نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس لکھی غلام شاہ

۵ جنوری ۲۰۲۴ء کو دوپہر تحصیل لکھی غلام شاہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر نگرانی تعمیر مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں مفتی محمد راشد مدنی حمادی ٹنڈو آدم، علامہ طارق خالد محمود سومرو، سائیں عبدالحئی مہر سومرانی شریف، سائیں عبداللہ پھوڑ جرار شریف، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، سائیں عبداللہ مہر سومرانوی، مولانا عبدالقدیر حقانی، مولانا غلام مصطفیٰ برڑو، مولانا ظفر اللہ

سندھی، قاری امیر علی رند، مولانا عبدالحکیم صدیقی، الحاج امداد اللہ پھلپوٹو اور دیگر علماء، قراء اور ثناء خواں حضرات تشریف لائے۔ اہل علاقہ اور دور دراز سے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے۔ مولانا عبدالحلیم سندھی نے اول تا آخر اسٹیج کے فرائض سرانجام دیئے۔ تمام علماء کرام نے عقیدہ توحید باری تعالیٰ، اور عقیدہ ختم نبوت، پر ایمان افروز بیانات کئے۔ آخر میں کانفرنس کی کامیابی پر کانفرنس کے میزبان مفتی لعل محمد مہر نے تمام تشریف لانے والے مہمانوں کا اور تمام حضرات کا تعاون اور شرکت پر شکریہ ادا کیا۔

مجموعہ کتب حیات الانبیا علیہم السلام

دو نہایت ضروری اعلان

عرصہ سے مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام کی اشاعت سے متعلق تازہ بہ تازہ معلومات قارئین لولاک تک پہنچانے کے لئے گزشتہ کئی اشاعتوں سے اہتمام کر رکھا ہے۔

آج بحمدہ تعالیٰ اس اشاعت کے ذریعہ دو نئی باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔

۱...... جس وقت لولاک کی یہ اشاعت قارئین تک پہنچے گی، اس سے قبل ان شاء اللہ العزیز ''مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام'' چھپ کر مارکیٹ میں آچکا ہوگا۔ اس کے بعد آپ متعلقہ رفقاء کرام اور دفاتر سے اپنا اپنا سیٹ خرید سکتے ہیں۔

۲...... مجلس اور مکتبہ سراجیہ کا مالیاتی نظم علیحدہ علیحدہ ہے۔ دونوں کا الگ الگ اندراج اور آڈٹ ہوتا ہے۔ مجلس کے بیت المال سے ساٹھ لاکھ روپیہ کے لگ بھگ رقم قرض لے کر ''مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام'' کو شائع کیا جا رہا ہے۔ مجلس کے ذمہ داران مالیات اور اس مجموعہ کتب کے نگران شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہم کے مشورہ کے ساتھ طے ہوا ہے کہ جب تک مجلس کی رقم بیت المال کو واپس ادا نہیں کر دی جاتی۔ اس وقت تک کسی بھی ادارہ یا شخصیت کو یہ مجموعہ ہدیہ نہ کیا جائے، بلکہ اس مجموعہ کتب کی مکمل نکاسی اور قرض کی مکمل رقم کی وصولی اور مجلس کے بیت المال کو ادائیگی کے فریضہ سے سبکدوش ہونے کے بعد گنجائش کے مطابق بعد میں ہدیہ دینے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ امید ہے کہ جملہ بہی خواہان اسے بہت ہی خوش دلی کے ساتھ عملی جامہ پہنائیں گے۔ واجرکم علی اللہ تعالیٰ!

عزیز الرحمٰن رحمانی ناظم مکتبہ سراجیہ 0303-7396203

جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام
عظیم الشان
پُر وقار
ختم نبوت کانفرنس
5 فروری 2025 بروز بدھ
10 بجے دن تا نماز عصر
مرکزی عید گاہ بھسین کھارا کھوہ روڈ لاہور
محمد اعجاز
اللہ وسایا
مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
محمد یوسف خان
عبدالعزیز
رضوان نفیس
شاکر اللہ
عزیز الرحمن ثانی
محمد امجد خان
نور محمد ہزاروی
شاهد عمران عارفی
علیم الدین شاکر
0300-4304277
0321-4185749
0300-4613677
0300-9496702
0300-4377164
انتظامیہ جامع مسجد بلال و اہل علاقہ

مجموعۂ کتب

حیات الانبیاء علیہم السلام

صفحات: تقریباً ۱۰۰۰۰۔ جلدیں: ۱۷۔ کل تعداد مشمولہ کتب: ۱۲۲

کل تعداد مصنفین: ایک سو کے لگ بھگ مشاہیر کے رشحات قلم، کمپوزنگ عمدہ، طباعت معیاری، کاغذ، پیکیجز تعلیم، گلیز وسفید سائز ۲۳×۳۶×۱۶ جلد بیروتی طرز، لیمینیشن، پشتہ باجوڑ، طباعت واشاعت کی تمام خوبیوں کا مرقع، دلآویز، دلربا، دلنشین آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کا سرور، نظر پڑتے ہی دل موہ لینے والا مجموعہ کتب۔

پون صدی سے جس خزانہ تک رسائی مشکل تھی اب اتنی آسان کہ سبحان اللہ، معلومات کا بحر ذخّار، جس کا مدتوں سے انتظار تھا وہ لمحہ سعادت آن پہنچا، ہزاروں خوشیوں کا سامان کہ منتشر خزانہ یکجا ہوگیا۔

عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گلدستہ دیکھنے میں خوشنما، سیٹ رکھنے اٹھانے میں خیر الامور اوسطہا کا مصداق، سیٹ گتہ پیک۔ رعایتی قیمت سیٹ: ساڑھے سات ہزار (۷۵۰۰ روپے) فقط۔ گویا لاگت، اس سے سستا ورعایتی اتنا بڑا کوئی اور سیٹ کہیں سے دستیاب ہونا مشکل بلکہ ناممکن، تجربہ شرط۔

مکتبہ سراجیہ لنشر الکتب الاسلامیہ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

رابطہ کے لیے
جناب عزیز الرحمن رحمانی 03338827001
مولانا عتیق الرحمن سیف 03447121967

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ ردقادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 33 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں ردقادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر ردقادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

00380038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

01127-01010015785 مسلم کمرشل بنک ملتان

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ حضرۃ مولانا ولی کامل خان محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب مدظلہ، امیر مرکزیہ، نقشبندی مجددی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز	اسلام آباد 0334-5082180	لاہور 0300-4304277 0300-4981840	کراچی 021 32780337	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	چناب نگر 0301-6395200	سرگودہا 0301-6361561	جھنگ 0300-7832358	خانیوال 0301-7819466	ساہیوال 0303-2453878
ڈیرہ غازیخان 0306-7817525	بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یارخان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات منڈی بہاؤالدین 0300-8032577	بہاولنگر 0333-6309355